Postal Reg No L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

29 رشوال 1429 ہجری 30 راخاء 1387 ہش 30 راکتوبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدا تعالیٰ نے اِس وقت سے بیس برس پہلے صاف لفظوں میں فرما دیا تھا کہ مَیں تجھے دشمنوں کے شر سے بچاؤں گا۔ لھذا اُس نے اپنے سچے وعدہ کے موافق مجھ کو بچایا

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

''منجملہ میرے نشانوں کے جو میری تائید میں خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ایک عظیم الشان نشان جو سلسلہ نبوت سے مشابہ ہے یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی تھی یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ وَاِنۡ لَّمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاس۔ وَاِنۡ لَّمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاسُ یَعۡصِمُکَ اللّٰہ۔ اس پیشگوئی میں اس زمانہ بلا اور فتنہ کی طرف اشارہ تھا جبکہ ہر ایک انسان مجھ سے منہ پھیر لے گا اور تباہ کرنے یا قتل کرنے کے منصوبے سوچیں گے۔ سو میرے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کے بعد ایسا ہی ظہور میں آیا۔ تمام لوگ یک دفعہ برسرآزار ہوگئے اور انہوں نے اوّل یہ زور لگایا کہ کسی طرح نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے مجھے ملزم کر سکیں۔ پھر جبکہ وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔ بلکہ برخلاف اس کے نصوص صریحہ اور قویہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ فی الواقعہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں تو پھر مولویوں نے قتل کے فتوے لکھے اور اپنے رسالوں اور کتابوں میں عام لوگوں کو اُکسایا کہ اگر اس شخص کو قتل کردیں تو بڑا ہی ثواب ہوگا۔ ....غرض ان لوگوں نے جس قدر دشمنی کے جوش میں وہ سب تدبیریں سوچیں جو انسان اپنے مخالف کے تباہ کرنے کے لئے سوچ سکتا ہے اور جس قدر شدت عداوت کے وقت میں دنیا دار لوگ اندر ہی اندر منصوبے بنایا کرتے ہیں وہ سب بنائے اور زور لگانے میں کچھ بھی فرق نہ کیا۔ اور میرے ذلیل اور ہلاک کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا اور مکہ کے بے دینوں کی طرح کوئی تدبیر اٹھا نہیں رکھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اِس وقت سے بیس برس پہلے پیشگوئی مذکورہ بالا میں صاف لفظوں میں فرما دیا تھا کہ مَیں تجھے دشمنوں کے شر سے بچاؤں گا۔ لہذا اُس نے اپنے اس سچے وعدہ کے موافق مجھ کو بچایا۔ سوچنے کے لائق ہے کہ کیونکر انواع واقسام کی تدبیروں سے میرے پر حملے کئے گئے حتّٰی کہ قتل کے جھوٹے مقدمات بنائے گئے..........۔

غرض یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ ان لوگوں نے میرے ہلاک کرنے کے لئے تدبیریں تو ہر ایک قسم کی کیں مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا جو براہین احمدیہ کے صفحہ پانسودس (510) میں درج تھا۔ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ تجھے دشمنوں کی ہر ایک بداندیشی سے بچائے گا۔ اگرچہ لوگ تجھے ہلاک کرنا چاہیں۔ سو یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ جو منہاج نبوت پر واقع ہوئی کیونکہ مجھ سے پہلے جس قدر رسول اور نبی گزرے ہیں سب کو یہ بلا پیش آئی تھی کہ شریر لوگ کتّوں کی طرح ان کے گرد ہو گئے تھے اور صرف ہنسی اور ٹھٹھے پر ہی کفایت نہیں کی تھی بلکہ چاہا تھا کہ ان کو پھاڑ ڈالیں اور ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے ان کو بچالیا۔ ایسا ہی میرے ساتھ ہوا کہ ان مولویوں نے باہم ایسا اتفاق کر لیا کہ میری مخالفت کے جوش میں ان کو باہمی اختلافات بھی بھول گئے اور انہوں نے دوسری قوموں کے پنڈتوں اور پادریوں کو بھی حتی الوسع اپنے ساتھ ملا لیا اور زمین میری دشمنی کے جوش میں یوں بھر گئی جیسا کہ کوئی برتن زہر سے بھرا جائے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے حملوں سے میری عزت کو محفوظ رکھا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے پاک نبیوں کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔ سو یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع کی گئی تھی۔ اور اب بڑے زور شور سے پوری ہوئی۔ جس کی آنکھیں ہیں دیکھے کہ کیا یہ خدا کے کام ہیں یا انسان کے؟''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 451 تا 464 مطبوعہ لندن)

مَیں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں

انشاء اللہ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

''مَیں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافتِ احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دُعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔'' (الفضل ۲۸ رجون ۱۹۸۲ء)

''جب انبیاء گزر جاتے ہیں تو انبیاء کے بعد ان کے خلفاء ان کی نمائندگی کرتے ہیں اور بیعتِ خلافت بھی اسی لئے لی جاتی ہے۔ خلیفہ فی ذاتہ تو اللہ کی رسی نہیں ہے لیکن اللہ کی رسی کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے حقیقت میں جب آپ خلافت کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ تھماتے ہیں تو فی الحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا عہد کر رہے ہوتے ہیں اس کے سوا تو خلیفہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر وہ غلامی حاصل نہ ہو تو دو کوڑی کی بھی قیمت نہیں ہے خلیفہ کی۔ اس لئے جب اس طرف توجہ مبذول ہوتی ہے تو بیعت کی قیمت بھی بہت بڑھ جاتی ہے اور بیعت کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ ۱۹ راکتوبر ۱۹۸۴ء بحوالہ خطبات طاہر جلد سوم صفحہ ۵۸۶)

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں بھی پائیں گے اور مر جائیں تو نامرادی میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں اور ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، خدا کی قسم! خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید دین کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔''

(ماہنامہ خالد مئی ۱۹۹۴ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نافرمانی سے بھرے ہوئے فتوے!

......(قسط - 2)......

گذشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان کو یہ اجازت نہیں دی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو غیر مسلم قرار دے اور اس کو قتل کرے جو اپنے منہ سے کلمہ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتا ہے خواہ ہمیں ایسا لگے کہ اس نے تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے۔

آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جبکہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی الہام الٰہی کی روشنی میں ہیں تو پھر تو ایسے مخالفین کو اور بھی ڈرنا چاہئے کہ جب عام حالات میں کسی کلمہ گو کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتے تو اگر کوئی شخص الہام الٰہی کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا کی طرف سے عطا کردہ الہام کی روشنی میں کوئی دعویٰ پیش کرتا ہے تو پھر تو بہت ڈر کر فیصلہ کرنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ فرمانِ الٰہی کی نافرمانی ہو جائے۔

جب ایک عام آدمی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افلا شققت عن قلبه کہ تو نے اس کے دل کو چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ اس نے سچ بولا ہے یا جھوٹ تو کیا مخالفین احمدیت کو اللہ نے غیب کا علم دیا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جھوٹا الہام گھڑ کر اپنی طرف سے پیش کر دیا ہے۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے الہام کو حقیقی علم قرار دیا ہے اور ملہمکے مقابل پر آنے والوں کو دلائل پیش کرنے والے نہیں بلکہ جہالت سے بھری ہوئی ذلیل خواہشات قرار دیا ہے۔ فرمایا:

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ۔ (الاحقاف: ۲۴)

ترجمہ: یعنی خدا کے نبی حضرت ہود نے کہا کہ حقیقی علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو تم تک وہ پیغام پہنچاتا ہوں جس کے ذریعہ میں بھیجا گیا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک جاہل قوم ہو

اور قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ (النساء: ۱۶۷) یعنی ''اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو اس نے تیری طرف اُتارا ہے اُسے اپنے علم کی روشنی یعنی الہام سے اُتارا ہے اور اس الہام کو لانے والے فرشتے بھی یہی گواہی دیتے ہیں اور اللہ گواہ کی حیثیت سے بہت کافی ہے۔

پس حقیقی علم الہامِ الٰہی کی روشنی میں عطا ہوتا ہے اور کفار جو اس حقیقی علم کی مخالفت کرتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ۔ (النساء: ۱۵۸) کہ ان کے پاس کوئی حقیقی علم نہیں ہوتا وہ تو صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔

اور فرمایا کہ انبیاء کے مخالفین اس سے پہلے خدا کی طرف سے جو علم اُترا ہوتا ہے اپنی طرف اس کی تفسیریں اپنے مفادات کے مطابق کر کے خوش ہو رہے ہوتے ہیں اور اِترا رہے ہوتے ہیں۔ فرمایا:

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ (المومن: ۸۴)

کہ جب ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تو وہ اس علم پر اترا رہے تھے جو اُن کے پاس تھا اور ان کو اس بات نے گھیر لیا جس سے وہ تمسخر کرتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ (المائدہ: ۵۰)

اور جو کچھ اللہ نے اُتارا ہے اس کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کر اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور ان سے بچ کہ وہ اس تعلیم کے کسی حصہ کے متعلق تجھے فتنہ میں نہ ڈال دیں جو اللہ نے تیری طرف اُتارا ہے۔

پس حکم ہے کہ فیصلہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی وحی والہام کے مطابق ہوگا ان کی خواہشات کے مطابق نہیں ہوگا۔ اور اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی حکم وعدل قرار دیا ہے۔ فرمایا:

يوشك من عاش منكم ان يلقى عيسى ابن مريم اماما مهديا حكما عدلا بكسر الصليب و يقتل الخنزير۔ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۵۶) کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا جو امام مہدی اور حکم وعدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

اس حدیث میں آنے والے امام مہدی و مسیح موعود کو حکم قرار دیا ہے اور حکم وہی ہوتا ہے جس کے فیصلے الہام الٰہی کی روشنی میں ہوتے ہیں جیسا کہ مسیح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذ اوحى الله تعالىٰ الى عيسى۔ (مسلم باب ذکر الدجال)

یعنی مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ وحی فرمائے گا۔

گویا وحی الٰہی کی روشنی میں وہ اپنے اُمور سرانجام دیں گے۔

پس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ علم کا مقابلہ کرنا دراصل وحی الٰہی کا مقابلہ کرنا ہے۔ ثابت ہوا کہ آج کے مخالف احمدیت مولویوں کے فتوے سراسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر مشتمل ہیں۔ پس ان مخالفِ احمدیت مولویوں کو جو اپنے ظاہری علم پر اترا رہے ہیں اور خدا کی طرف سے آنے والے حقیقی علم کا مقابلہ کر رہے ہیں، ڈر کر سوچنا چاہئے کہ آج کل دنیا میں ان پر نازل ہونے والے عذاب کا سلسلہ خدا کے مامور کے انکار اور تکذیب و توہین کی پاداش میں تو نہیں ہے......؟ اس پر طرہ یہ کہ یہ لوگ احمدیوں کے متعلق نہ صرف غیر مسلم ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں بلکہ خلاف تعلیم قرآن مرتد ہونے کا فتویٰ بھی دیتے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں ہم ثابت کریں گے کہ کلمہ گو اور کلمہ پر ایمان رکھنے والے کو غیر مسلم کہنا ہی خدا کے غضب کو بھڑکانے والا فتویٰ ہے اور یہ تو کئی قدم آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہوئے کلمہ پر ایمان رکھنے والوں کو کافر بلکہ مرتد قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کو سخت کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ایسے میں یہ مولوی اپنے ان فتووں کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیں جبکہ وہ لوگ جن کے متعلق غیر مسلم ہونے کا فتویٰ دیا گیا ہے قرآن و حدیث کی رُو سے مسلمان ہیں تو پھر ایسے لوگوں کو مرتد کہنا کس قدر غلطی ہے اور دوسرے بھاری غلطی یہ ہے کہ اگر کوئی حقیقی طور پر مرتد ہو بھی تو قرآن اور سنت رسول کی روشنی میں مرتد کی وہ سزا ہے ہی نہیں جو یہ تجویز کرتے ہیں۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

آؤ کہ آج جشنِ تشکر منائیں ہم

آؤ محبتوں کے ترانے سنائیں ہم
آؤ کہ سب کدورتوں کو بھول جائیں ہم
کچھ اس طرح سے جشنِ تشکر منائیں ہم

قدرت کا اس کی دائمی انعام ہے ملا
عشق و وفا کی مے سے بھرا جام ہے ملا
کچھ اس طرح سے جشنِ تشکر منائیں ہم

دل پہ رقم وفاؤں کی تحریر بھی تو ہو
قربانیاں ہوں، جذبۂ شبیر بھی تو ہو
کچھ اس طرح سے جشنِ تشکر منائیں ہم

تیرہ شبی ہے چار سو، ظلمت کا ہے وفور
اِس کے ہی دم سے اُس کی تجلی کا ہے ظہور
کچھ اس طرح سے جشنِ تشکر منائیں ہم

اُس یار بے مثال کا دیدار ہو نصیب
اس کی رضا نصیب ہو اور پیار ہو نصیب
کچھ اس طرح سے جشنِ تشکر منائیں ہم

ہم میں بھی کوئی حاملِ حق الیقین ہو
''فضلِ عمر'' ہو، ''ناصرِ دینِ متین'' ہو
میرے حضور حضرت مسرور زندہ باد
عصرِ رواں کے ناصر و منصور زندہ باد

بغض و عناد و کینہ سے دامن چھڑائیں ہم
عہدِ وفا جو باندھا ہے اس کو نبھائیں ہم
آؤ کہ آج جشنِ تشکر منائیں ہم

اس کی جناب سے ہمیں اکرام ہے ملا
آؤ یہ جام اہلِ جہاں کو پلائیں ہم
آؤ کہ آج جشنِ تشکر منائیں ہم

سینے پہ نقش یار کی تصویر بھی ہو تو
بس اِک زبان سے ہی نہ نعرے لگائیں ہم
آؤ کہ آج جشنِ تشکر منائیں ہم

گر کوئی نور ہے تو خلافت کا بس ہے نور
بڑھتا رہے یہ نور کریں یہ دُعائیں ہم
آؤ کہ آج جشنِ تشکر منائیں ہم

ذوقِ دُعا و لذّتِ گفتار ہو نصیب
اب کجروی کو نفس کی اپنے مٹائیں ہم
آؤ کہ آج جشنِ تشکر منائیں ہم

ہر دور میں کوئی نہ کوئی ''نورِ دین'' ہو
''طاہر'' سا بن کے جذبے دلوں کے لٹائیں ہم
حق نے کیا ہے آپ کو مامور زندہ باد
پیچھے تیرے قدم بہ قدم بڑھتے جائیں ہم

ہر گام پہ خلوص کی شمعیں جلائیں ہم
کچھ اس طرح سے جشنِ تشکر منائیں ہم
آؤ کہ آج جشنِ تشکر منائیں ہم

(امۃ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ربوہ)

خطبہ جمعہ

جس طرح مَیں دنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے بعض احمدیوں کے اخلاص ووفا میں ترقی دیکھتا ہوں اسی طرح جرمنی کی جماعت بھی اس میں قدم آگے بڑھا رہی ہے۔

اس سال خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی وجہ سے باقی جلسوں کی طرح جرمنی کے جلسہ کا بھی ایک ذرا مختلف انداز اور شان تھی۔

یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اور حمد کی طرف توجہ پھیرتی ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو خلافت کی آواز پر اس طرح اٹھتی اور بیٹھتی ہے اور اس طرح لبیک کہتی ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے جس کے قبضہ قدرت میں ہر دل ہے کوئی یہ حالت اور کیفیت مومنوں میں پیدا نہیں کر سکتا، کسی کے دل میں پیدا نہیں کر سکتا۔

ہندوستان اور پاکستان میں جماعت کی مخالفت میں تیزی اور احباب کو دعاؤں کی تحریک

مخالفین پر واضح ہو کہ یہ اللہ کی تقدیر ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدم آگے بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو کہ تمہارے نشان مٹا دئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 29 راگست 2008ء بمطابق 29 ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے میری جرمنی کے سفر سے واپسی ہوئی ہے۔ گزشتہ اتوار کو جیسا کہ سب جانتے ہیں جرمنی کا جلسہ سالانہ تھا۔ آج میرا خیال کچھ اور مضمون بیان کرنے کا تھا، نوٹس بنانے لگا تو خیال آیا کہ روایت کے مطابق جلسہ کے بارہ میں جس میں مَیں شامل ہوتا ہوں یا اس ملک کی جماعت کے بارے میں جہاں دورے پہ جاتا ہوں عموماً میں بیان کیا کرتا ہوں۔ اس لئے آج جرمنی کے جلسے کے بارہ میں ہی مَیں کچھ کہنا چاہوں گا اور اس لئے بھی ضروری ہے کہ جو کارکنان کام کر رہے ہوتے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ یہی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔ نیز اس لئے بھی ضروری تھا کہ اگر مَیں اپنی روایت کے مطابق ذکر نہ کروں تو جرمنی والے کہیں پریشان نہ ہو جائیں کہ کہیں دوبارہ کوئی ناراضگی نہ ہو گئی ہو۔

یہ جلسہ جس کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تا کہ احمدیوں کی دینی، اخلاقی اور روحانی حالت کو بہتر بنایا جائے، تربیت کے بہتر سامان پیدا کئے جائیں، اب تمام دنیا کی جماعتوں کے جو پروگرام ہیں یہ جلسہ اُن کے پروگراموں کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ اور اس سال تو جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافت جوبلی کے حوالے سے اس سال کے جلسوں کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور اگر جرمنی کے اس سال کے جلسے کے بارہ میں مختصراً کچھ نہ بتاؤں تو فوراً وہاں سے خطوط کا سلسلہ شروع ہو جائے گا کہ کیا وجہ ہے آپ جلسہ کے اختتام پر عموماً تأثرات بیان کیا کرتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں وہ نہیں کیا۔ جرمنی کی جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص ووفا میں بڑھنے والی جماعت ہے اور اگر ان کو اس طرح کا شکوہ ہو تو بڑا جائز شکوہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اخلاص ووفا میں بڑھنے والے عجیب پیارے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان آج بھی بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے کہ جماعت نے اخلاص ومحبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ پس آج جس طرح مَیں دنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے بعض احمدیوں کے اخلاص ووفا میں ترقی دیکھتا ہوں اسی طرح جرمنی کی جماعت بھی اس میں قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ بعض احمدی لوگ یعنی جو بڑی عمر کے احمدی ہیں، وہ نوجوانوں کو بڑی تنقید کی نظر سے دیکھتے تھے۔ خود کئیوں نے میرے سامنے بیان کیا ہے کہ جرمنی میں نوجوانوں میں نمازوں کی طرف توجہ اور اخلاص میں قدم واضح طور پر بہتری کی طرف بڑھتے نظر آ رہے ہیں۔ پس یہی باتیں ہیں جن کا اگر ہمارے نوجوان خیال رکھتے رہے تو اپنی دنیا و عاقبت بھی سنوارنے والے ہوں گے اور جماعت کے لئے بھی مفید وجود بنیں گے۔ اللہ کرے کہ یہ اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

جیسا کہ دنیائے احمدیت نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھا اور سن لیا کہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی برکات پھیلاتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا تھا اور حاضری بھی اس دفعہ جرمنی کے لحاظ سے ریکارڈ حاضری تھی، یعنی 37 ہزار سے اوپر۔ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ مَیں نے 32-33 ہزار کا اندازہ لگایا تھا اور بڑی چھلانگ لگائی تھی اور یہی مقامی انتظامیہ کا اندازہ ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام اندازوں کو غلط ثابت کر دیا اور یہ احمدیوں کے خلافت کے ساتھ پختہ تعلق کا اور اللہ تعالیٰ کی تائید کا ایک ثبوت ہے۔ دشمن جس چیز کو ختم کرنے کے درپے تھا وہ مزید صیقل ہو کر ہر جگہ سامنے آ رہی ہے۔ اب بھی اگر دنیاداروں اور عقل کے اندھوں کو سمجھ نہ آئے تو کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم تو دنیا کی راستی کے لئے دعا کر سکتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ دے۔

بہرحال اتنی بڑی تعداد کے آنے کے باوجود وہاں کے انتظامات عمومی طور پر بہت اچھے تھے۔

پھر جلسہ کے پروگرام تھے۔ اس سال کی اہمیت کی نسبت سے وہ بھی بڑے اچھے پروگرام تھے۔ مقررین کی تقاریر کی تیاری بھی یعنی مواد کے لحاظ سے اور اس کا جو انہوں نے بیان کیا وہ بھی بڑی اچھی طرح کیا۔ ہر طرح سے بڑا بہترین تھا اور یہی اکثر کا تأثر ہے جن سے بھی مَیں نے پوچھا ہے۔ اور پھر جلسہ میں شامل ہونے والوں نے ان تقریروں کو سنا بھی بڑے غور سے ہے۔ اکثر کا جلسہ کے دوران مکمل انہماک نظر آتا تھا۔ وقتاً فوقتاً مَیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھتا رہتا تھا۔ عمومی طور پر وہاں بیٹھے ہوؤں کی حاضری بھی اچھی ہوتی تھی اور سن بھی بڑے غور سے رہے ہوتے تھے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس سال کیونکہ خلافت کے

100 سال پورے ہونے کے حوالے سے خلافت کے موضوع پر تقاریر تھیں اس لئے جہاں سننے والوں کی توجہ نظر آتی تھی وہاں ان کے چہروں پر اخلاص و وفا بھی چھلکتا ہوا نظر آتا تھا۔ عموماً مَیں نے دیکھا ہے کہ میری تقریروں کے علاوہ جلسوں میں حاضری اس قدر نہیں ہوتی جس قدر اس دفعہ نظر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سننے والوں کے اخلاص و وفا میں بھی مزید ترقی دے اور نہ صرف وہ لوگ جو جلسے میں موجود تھے ان کے بلکہ تمام دنیائے احمدیت کے ہر احمدی کے اخلاص و وفا کو اللہ تعالیٰ بڑھاتا چلا جائے۔

جرمنی میں میرے جلسہ کے جو عموماً پروگرام ہوتے ہیں ان میں گزشتہ سالوں کی نسبت ایک زائد کام بھی تھا اور وہ جرمنی اور دوسرے ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے غیر مسلم لوگوں کے ساتھ جن میں اکثریت جرمنوں کی تھی، دوسرے ممالک کے بھی کچھ لوگ تھے، غیر مسلم تھے اور کچھ غیر احمدی بھی تھے جن کی تعداد چار ساڑھے چار سو تھی ان کے ساتھ ایک علیحدہ پروگرام تھا۔ اس میں مَیں نے جہاد کی حقیقت پر ان کے سامنے قرآنی تعلیم رکھی اور بتایا کہ ہجرت سے پہلے کفار مکہ مسلمانوں سے کیا سلوک کرتے رہے۔ ہجرت کے بعد کس طرح حملے کئے۔ کس طرح مسلمان دفاع کرتے رہے۔ قرآن نے کس طرح اور کس حد تک ان حملوں کا جواب دینے کا مسلمانوں کو حکم دیا اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کی کیا تعریف کی ہے اور کس طرح کا جہاد اب ہم احمدی کرتے ہیں۔ اس کا ان مہمانوں پر بڑا اچھا اثر تھا۔ جس کا بعض نے ملاقات کے دوران بعد میں اظہار بھی کیا اور بڑا کھل کر اظہار کیا کہ آج ہمارے مسلمانوں کے بارے میں بہت سے شکوک و شبہات دور ہوئے ہیں۔ اسلام کی تاریخ اور جہاد کا ہمیں پتہ لگا ہے۔ جہاد کی تعریف پتہ لگی ہے۔ بعض ملکوں کے پڑھے لکھے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ اکثریت تو پڑھے لکھوں کی تھی لیکن اس لحاظ سے پڑھے لکھے کہ ان میں لکھنے والے بھی تھے کچھ جرنلسٹ بھی تھے۔ ان میں سے ایک دو نے مجھے کہا کہ ہم اپنے ملکوں میں جا کر اخباروں میں جلسہ کے حوالے سے خبر اور مضمون لکھیں گے اور اسی طرح اس تقریر کے حوالے سے بھی آرٹیکل لکھیں گے کہ مسلمانوں کا اصل جہاد کیا ہے اور آج کل احمدیہ جماعت کس طرح کا جہاد کر رہی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ لوگ صحیح طور پر لکھ سکیں کیونکہ بعض دفعہ یہ لوگ صحافتی مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کچھ نہ کچھ اینچ پینچ ضرور ڈالنا ہوتا ہے۔ لیکن بہر حال ان کے چہروں سے یہ واضح اور عیاں تھا کہ وہ ہمارے جلسہ میں شامل ہو کر بہت متأثر ہوئے ہیں۔

جن ممالک سے یہ مہمان شامل ہوئے ان میں ایسٹونیا، آئس لینڈ (آئس لینڈ کے تمام لوگ عیسائی تھے ان میں سے کوئی احمدی یا مسلمان نہیں تھا اور انہی میں بعض لکھنے والے بھی تھے) البانیہ، مالٹا، رومانیہ، بلغاریہ اور اسی طرح پانچ چھ اور ممالک تھے۔ ان مہمانوں میں اکثریت عیسائی تھی۔

بلغاریہ ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں کی کافی بڑی تعداد ہے اور مسلمانوں کے یہاں ہونے کی وجہ سے یہاں مخالفت بھی ہے۔ ان یورپین، یعنی مشرقی یورپ کے ملکوں میں سے پرانے مقامی مسلمان بھی یہاں رہتے ہیں۔ اسلام کا تو ان کو کچھ پتہ نہیں ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جیسا کہ ہمیں دنیا میں ہر جگہ نظر آتا ہے کہ جہاں جہاں بھی مذہب کے نام پر فساد برپا ہوتے ہیں وہاں ان مسلمان ملکوں میں مُلّاں کا بڑا اہم کردار ہے کیونکہ عموماً لوگوں کو تو اسلام کا پتہ نہیں لیکن جماعت کی مخالفت کر رہے ہوتے ہیں۔ بلغاریہ میں بھی احمدیوں کے خلاف حکومت کا جو رویہ ہے، حکومت حالانکہ مسلمان نہیں ہے اس کی وجہ بھی یہ مُلّاں ہی ہے کیونکہ اگر جماعت مکمل آزادی سے تبلیغ کرتی ہے تو اسلام سے متعلق لوگوں کو بتاتی ہے۔ ایک حقیقی مسلمان بنا کر اسے خدا سے تعلق پیدا کرنے پر زور دیتی ہے تو یہ جو مُلّاں ہے یا نام نہاد دین کے لیڈر یا ٹھیکیدار ہیں ان کی انفرادیت ختم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اکثریت عوام کو تو اسلام کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔ ہر کام کے لئے انہوں نے اپنے نام نہاد مسلمان سکالروں کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنی مرضی کی باتیں ان کو بتاتے ہیں۔ حکومت نے ایک کونسل بنائی ہوئی ہے۔ جس کو وہ کونسل سرٹیفیکیٹ دے دے یا جو ان کا لیڈر کہے کہ یہ صحیح مسلمان ہیں یا یہ صحیح مسلمانوں کی تنظیم ہے وہی اپنی ایکٹیویٹی (activity) اس ملک میں جاری رکھ سکتی ہے۔ تو بہر حال اس کے لئے تو جماعت کوشش کر رہی ہے مقدمے بھی ہوئے آئندہ دیکھیں اللہ کرے، اللہ مدد فرمائے اور جماعت وہاں رجسٹرڈ ہو جائے۔

بلغاریہ سے ایک بہت بڑا وفد آیا ہوا تھا جس میں کافی تعداد غیر از جماعت مسلمانوں کی بھی تھی اور کچھ ان میں غیر مسلم بھی تھے، سب نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہاں آ کر ہمیں پتہ چلا ہے کہ حقیقی اسلام کا تصور جماعت احمدیہ ہی پیش کرتی ہے۔ اور اب ہم واپس جا کر اپنے اپنے حلقہ میں اپنے اپنے سفر کے تاثرات بیان کریں گے تو یہ بات بھی بتائیں گے۔ بلکہ مَیں نے انہیں کہا کہ مُلّاں کے اس غلط تصور کو دور کریں اور اب انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جو آپ لوگوں نے دیکھا ہے، جو محسوس کیا ہے، جو سنا ہے اسے اپنے اپنے حلقہ میں جا کر بتائیں اور ضرور بتائیں۔ بعض نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت کا لٹریچر زیادہ سے زیادہ بلغاریہ میں تقسیم ہونا چاہئے۔ لٹریچر تو بہر حال بلغارین زبان میں ہے اگرچہ کچھ پابندیاں اور کچھ شرطیں ہیں لیکن جب مَیں نے پتہ کیا تو مجھے بتایا گیا کہ فلاں فلاں لٹریچر موجود ہے تو مَیں نے جو یہاں کے مربی صاحب تھے، مشنری تھے ان کو کہا کہ جو موجود لوگ ہیں ان کو فوری طور پر مہیا کر دیں۔ کیونکہ ان کو بھی جماعت کے بارہ میں بہت معمولی علم تھا۔ اللہ کرے کہ وہاں جماعت جلد تر آزادی کے ساتھ قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ جماعت تو وہاں ہے جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن حکومت نے رجسٹریشن کینسل کر دی تھی۔

بلغاریہ میں جتنے بھی احمدی ہوئے ہیں، کافی بڑی تعداد ہے۔ اخلاص میں بڑے بڑھے ہوئے ہیں اور جذباتی رنگ رکھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے اس کے دل میں اخلاص و وفا بھی اتنا بھر دیتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید کے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہونے کے وعدے کے اظہار ہیں۔

پھر جرمن احمدی مردوں اور عورتوں سے جلسے کے آخری دن ملاقات ہوئی۔ گزشتہ سال تو صرف عورتوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام ہوا تھا۔ اس سال امیر صاحب نے کہہ کر مردوں کے ساتھ بھی ایک پروگرام رکھا۔ پہلے عورتوں کی ملاقات میں ایک عورت نے کہا کہ وہ ابھی بیعت کرنا چاہتی ہے۔ 27-28 سال کی نوجوان لڑکی تھی اور وہ کافی حد تک پہلے جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کر چکی تھی لیکن بیعت نہیں کر رہی تھی۔ اس ملاقات کے دوران ہی اس نے کہا کہ مَیں جلسہ سے متاثر ہوئی ہوں اور کافی عرصے سے جماعت سے رابطہ ہے جو تھوڑے بہت شکوک و شبہات تھے وہ اب دور ہو گئے ہیں۔ اس لئے مَیں آج ابھی فوری طور پر بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ اسی طرح مردوں میں ایک دوست جو غالباً یونان کے رہنے والے تھے وہ کہنے لگے کہ مَیں بھی جماعت سے رابطے میں ہوں اور لٹریچر بھی پڑھا ہے اور میرے پوچھنے پر کہ کس چیز نے انہیں احمدیت کے زیادہ قریب کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک احمدی دوست نے انہیں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھنے کو دی جس کو پڑھنے کے بعد اسلام کی مکمل تصویر اور تعلیم جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے تھی وہ میرے سامنے آ گئی۔ اور بڑے جذباتی انداز میں کہنے لگے کہ آج آپ سے ملاقات کے بعد مَیں نے احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مَیں نے پوچھا کہ بیعت فارم ابھی بھرنا ہے یا بعد میں۔ تو انہوں نے فوراً جواب دیا کہ ابھی اور اسی وقت میری بیعت لیں۔ چنانچہ وہاں جو جرمن اور پاکستانی لوگوں کی مجلس تھی جس میں اکثریت تو احمدیوں کی تھی بلکہ سارے احمدی تھے وہاں ان کی بیعت بھی لی۔ وہاں ایک نوجوان لڑکا بھی تھا جس نے بیعت میں شمولیت کی۔ کسی پاکستانی لڑکے کا دوست تھا اور لباس وغیرہ سے احمدی لگتا تھا۔ شاید اس سے مانگ کے شلوار قمیص پہن کر جلسہ میں آیا تھا۔ میرے پاس آیا کہ مَیں بھی احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ مَیں نے اسے کہا کہ تم تو شکل سے یا لباس سے کم از کم احمدی لگتے ہو۔ تو کہنے لگا کہ نہیں مَیں عیسائی ہوں۔ اب مَیں آج احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کہا بیعت تو تم کر چکے ہو۔ مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن مَیں نے اسے کہا کہ ابھی تمہاری عمر چھوٹی ہے۔ سولہ سترہ سال کا نوجوان تھا۔ تمہارے والدین تمہارے بیعت کرنے کو بُرا نہ سمجھیں۔ سوچ لو، دیکھ لو۔ بعد میں اپنے گھر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کہنے لگا جو بھی ہو، مَیں حق کی تلاش میں ہوں اور احمدیت کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اور آج مَیں نے بالکل اچھی طرح سب کچھ دیکھ لیا ہے اور مَیں احمدی ہوں۔

بیعت کے وقت بھی وہاں بڑا جذباتی ماحول تھا۔ وہ یونانی دوست جنہوں نے بیعت کی اور دوسرے لوگ بھی ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ بہر حال ان نوجوانوں تک جو آج کل یورپ میں بسنے والے ہیں اگر صحیح رنگ میں احمدیت کا پیغام پہنچ جائے تو یہ نوجوان جوان ملکوں میں ہیں، ان میں ایک بے سکونی کی کیفیت ہے جیسا کہ مَیں نے جلسہ کی اپنی تقریر میں بھی ذکر کیا تھا، سکون کی تلاش میں وہ ضرور احمدیت کی آغوش میں آئیں گے بشرطیکہ پیغام انہیں صحیح طور پر پہنچا ہو۔ پس ہمیں بھی اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ ان لوگوں کے لئے عملی نمونہ بن سکیں اور اسی طرح تبلیغ کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے تاکہ دنیا کو خدا کے قریب لا کر حقیقی سکون مہیا کرنے والے بن سکیں۔

ہر سعید فطرت جس کو حق کی تلاش ہے اگر اسے صحیح رنگ میں پیغام پہنچ جائے یا وہ عملی نمونہ دیکھ لے تو ضرور اس کو احمدیت کی طرف توجہ ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

پس یہ جو آواز ہم لگا رہے ہیں، دے رہے ہیں یہ آواز کوئی منفرد چیز ہے جس کی طرف توجہ پھرانے کی احمدی کوشش کرتا ہے۔ اگر عام چیز ہو تو توجہ پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ کوئی منفرد آواز ہونی چاہئے۔ پس توجہ دینے کے لئے اپنی حالت کو بھی قابل توجہ بنانے کی ضرورت ہے اور یہ حالت عملی نمونہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جب بھی ایک آواز دینے والا آواز دے تو اپنے نمونے بھی قائم کرے۔ اور جب نیک اور سعید فطرت کی اس طرف توجہ پیدا ہوگی تو اس کے لئے اس آواز میں شامل ہوئے بغیر چارہ نہیں ہوگا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونا ہی اس کے لئے سکون کا باعث بنے گا اور انہی جذبات کا اظہار

احمدیت میں شامل ہونے والا ہر نیا احمدی کرتا ہے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔

اس سال خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی وجہ سے باقی جلسوں کی طرح جرمنی کے جلسہ کا بھی ایک ذرا مختلف انداز اور شان تھی۔ حاضری زیادہ اور اسی وجہ سے انتظامات وسیع تھے اور کارکنان نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وسیع انتظام کو خوب سنبھالا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں کارکنان کی اس قدر ٹریننگ ہو چکی ہے کہ انتظامات کی وسعت ان میں کوئی گھبراہٹ پیدا نہیں کرتی۔ لیکن ان مغربی ممالک میں جب انتظامات میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو سرکاری محکمے زیادہ متوجہ ہو جاتے ہیں۔ سو جرمنی میں بھی یہی ہوا۔ ہائی جین (Hygiene) والوں کا ایک محکمہ ہے جو صفائی، ستھرائی کا انتظام دیکھتا ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال بھی کچھ سختی کی تھی لیکن اس دفعہ صفائی ستھرائی اور کھانے وغیرہ پر اس محکمہ کی خاص نظر تھی اور لنگر خانہ جہاں کھانا پکتا ہے اس پہ چھوٹی چھوٹی بات پر اعتراض لگتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان نے ہر طرح سے کوشش کر کے مطلوبہ معیار حاصل کرنے کی طرف توجہ رکھی اور کسی بڑے اعتراض کا بظاہر موقع نہیں ملا۔ بعد میں کیا ہوا یہ تو اب پتہ لگے گا۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ جلسہ خیریت سے گزر گیا اور کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔

گزشتہ سال دیگیں دھونے کی جس مشین کا مَیں نے وہاں اپنے جرمنی کے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ یہ تین بھائی ہیں جنہوں نے مشین بنائی تھی، پہلے دو تھے اب ان میں تیسرا شامل ہو گیا ہے، اس مشین کو مکمل آٹومیٹک بنا دیا اور حیرانی والی بات یہ ہے کہ ان بھائیوں میں سے کوئی بھی انجینئر نہیں ہے۔ ایک شاید بیالوجی میں ڈگری کر کے اب آگے پڑھ رہا ہے دوسرا بھی کسی ایسے مضمون میں پی ایچ ڈی کر رہا ہے اور تیسرا بھائی سیکنڈری سکول میں پڑھتا ہے۔ تو اگر لگن سچی ہو تو پڑھائی یا کسی بھی قسم کا مضمون جماعت کی خدمت میں روک نہیں بن سکتا۔ بہر حال اب اس مشین کو انہوں نے آٹومیٹک کر لیا اور اب آٹومیٹک اس طرح کیا ہے کہ گندی دیگ ایک بیلٹ پر رکھی جاتی ہے اور یہ بیلٹ دیگ کو مشین کے اندر خود لے جاتی ہے جہاں مکمل کمپیوٹرائزڈ نظام ہے اور اس کے تحت صابن اور گرم پانی مطلوبہ مقدار میں دیگ کے اندر پھینکا جاتا ہے، ساتھ ہی مختلف قسم کے برش مشین کے اندر اور باہر اس کو دھونے لگ جاتے ہیں بلکہ مشین میں سکریپر (Scraper) بھی لگا ہوا ہے۔ اگر دیگ میں کچھ حصہ جلا ہوا ہو تو اس کو بھی بالکل صاف کر کے چمکا دیتا ہے اور دو منٹ میں دیگ دھل کر دوسری طرف سے باہر نکل آتی ہے۔ اب یہ لوگ قادیان کے لئے بھی وہاں کی دیگوں کے مطابق مشین تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ وہاں کی دیگیں یہاں کی نسبت ذرا مختلف ہیں۔ وہ ایک تو گولائی میں ہوتی ہیں اور اندر سے کھلی اور منہ سے تنگ ہوتی ہے۔ اس کے مطابق بہر حال ان کو ڈیزائن کرنا پڑے گا۔ ان کا یہ پکا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی وہ یہ مشین بھی تیار کر زیں گے۔ ان بھائیوں کے نام ہیں عطاء المنان حق، ودود الحق اور نور الحق۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں بھائیوں کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کا اخلاص و وفا ہمیشہ قائم رکھے اور آئندہ بھی انہیں جماعت کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر کامیابی ان میں مزید عاجزی پیدا کرے۔ بعض دفعہ تکبر بعض چیزوں سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر احمدی کے دل کو جب بھی وہ اچھا کام کرے اللہ تعالیٰ ہمیشہ عاجزی میں بڑھائے۔

اس دفعہ خدام الاحمدیہ نے خلافت جوبلی کے حوالے سے جو سپورٹس ٹورنامنٹ کروایا تھا وہ بھی کیونکہ وہیں مئی مارکیٹ منہائیم میں ہوا تھا جہاں جلسہ ہوتا ہے اس لئے تیاری بھی کچھ پہلے شروع ہو گئی تھی۔ خدام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے پہلے کام شروع کیا اور تمام انتظامات مکمل کئے۔ گویا ہر سال کی نسبت اس سال ہفتہ دس دن پہلے خدام نے وقارِ عمل کے لئے وقت دینا شروع کر دیا تھا۔ بڑی محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام ہر جگہ ہی کام کرتے ہیں۔ جرمنی میں مارکیز بھی یہ لوگ خود لگاتے ہیں اور یہ بڑا محنت طلب اور پیشہ ورانہ قسم کا کام ہے۔ بڑا ماہرانہ کام ہے۔ بعض کو جو اناڑی ہوتے ہیں اس کام میں چوٹیں بھی لگتی ہیں۔ لیکن ایک جوش اور جذبے سے یہ کام کرتے چلے جاتے ہیں اور بغیر کسی چوں چرا اس کے کئی دن لگاتار کرتے چلے جاتے ہیں۔ بعضوں کو تو 36 اور 48 گھنٹے کے بعد سونے کا موقعہ ملتا ہے۔ پھر جلسہ کے بعد وائنڈ اَپ کا کام ہے، صفائی کرنا اور سب کچھ سمیٹنا اور پھر صاف بھی کرنا اور یہ بھی بڑا مشکل اور ذمہ داری کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کام کرنے والوں کو جزا دے۔ تمام کارکنان ہی شکریہ کے مستحق ہیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والے تو جلسہ میں شامل ہو کر، سن کر چلے جاتے ہیں ان کو احساس نہیں ہوتا کہ اس کے انتظامات کو معیار کے مطابق بنانے کے لئے اور پھر اس کو سمیٹ کر جگہ صاف کر کے انتظامیہ کے حوالے کرنے میں کتنی محنت اور وقت صرف ہوتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے سپاہی ہیں جن کا آپؑ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کا ایک مزاج بن گیا ہے اگر کسی وجہ سے ان سے خدمت نہ لو تو یہ لوگ بے چینی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو خلافت سے وفا کے تعلق کی وجہ سے خلافت کی طرف سے ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور ان کے مالوں اور جانوں میں بے انتہا برکت ڈالے۔

جیسا کہ UK جلسہ پر بھی غیروں کا تأثر تھا اور دنیا کے دوسرے ممالک کے جلسوں پر بھی ہوتا ہے، جرمنی میں بھی غیروں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اس بات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح خوش دلی سے چھوٹے سے لے کر بڑے تک جن میں 7-8 سال کے بچے بھی شامل ہیں اور 60-70 سال کے بڑے بھی، نوجوان بھی اور مرد بھی اور عورتیں بھی۔ جو جو اپنی ڈیوٹیوں پر ہوتے ہیں، انتہائی خدمت کے جذبے سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور اتنی لمبی لمبی ڈیوٹیاں دینے کے باوجود کسی کے ماتھے پر بل تک نہیں آتا بلکہ ان کے چہروں سے مہمانوں کی خدمت کر کے خوشی ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔

پھر شامل ہونے والوں کی آپس کی محبت اور بھائی چارے کا ماحول ہے، یہ بھی غیروں کو بہت متاثر کرتا ہے اور یہ بات ایسی ہے جو ہر احمدی کا خاصہ ہے اور ہونی چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ کی اغراض میں سے ایک بڑی غرض یہ بھی تھی کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔ یہ بات جلسہ دیکھنے جو غیر آتے ہیں ان کو بہت متاثر کرتی ہے۔ جس کا کئی غیروں نے جرمنی میں میرے سامنے بھی اظہار کیا کہ اتنا مجمع ہے اور ہمیں پولیس کہیں نظر نہیں آتی اور آرام سے سارے کام ہو رہے ہیں۔ اب ان کو کوئی کس طرح بتائے کہ یہی تو وہ پاک انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر پیدا فرمایا۔ تم بھی اگر اس جماعت میں شامل ہو جاؤ تو تمہاری بھی یہی حالت اور کیفیت ہو جائے گی کیونکہ اس حالت کے پیدا کرنے کے لئے ایک تسلسل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری تربیت فرمائی اور توجہ دلاتے رہے اور اس کے بعد خلافت توجہ دلاتی رہی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اسی لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے“۔

پھر آپ نے ہماری تربیت کرتے ہوئے فرمایا: ”پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے“۔

پھر آپ نے فرمایا: ”قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔۔۔۔۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی، جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت اور ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے دیکھو وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے“۔

پھر آپؑ نے ایک جگہ فرمایا: ”جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں“۔ یعنی اعضاء بن جاتے ہیں ”اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں“۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ”اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں اور ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 263-265 جدید ایڈیشن)

پس یہ ہے وہ تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ایک تسلسل سے دی اور یہی وجہ ہے کہ یہ تعلیم آئندہ نسلوں میں منتقل ہوتی چلی جا رہی ہے اور ہماری اصلاح بھی ہوتی ہے۔

پس جو ایسی تعلیم کے ماننے والے ہوں وہی ہیں جو ایک دوسرے سے محبت اور پیار سے پیش آتے ہیں اور خاص طور پر ایسے موقع پر جب خدا تعالیٰ کی خاطر جمع ہوئے ہوں۔ پس ان باتوں کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے تا کہ اخلاق کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں اور ہم غیروں کی توجہ جذب کرنے والے بنیں اور یہی چیز ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنے گی۔

اس دفعہ عورتوں کے جلسہ گاہ سے بھی عمومی رپورٹ اچھی تھی اور گزشتہ سال جو ان سے شکوہ پیدا ہوا تھا اس کو انہوں نے بڑے اخلاص و وفا سے دھویا۔ عورتوں کو اس پابندی کی وجہ سے جو مَیں نے ان پر لگائی تھی استغفار کا بھی بڑا موقع ملا اور اس دوران جو دردناک قسم کے خط وہ معافی کے لئے مجھے لکھتی رہیں وہ یقیناً ان کے دل کی آواز تھے۔ کیونکہ اس دفعہ عمومی طور پر اکثریت کا جو عمل تھا اُس نے اُسے ثابت بھی کر دیا۔ پس یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اور حمد کی طرف توجہ پھیرتی ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو خلافت کی آواز پر اس طرح اٹھتی اور بیٹھتی ہے اور اس طرح لبیک کہتی ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے جس کے قبضہ قدرت میں ہر دل ہے کوئی یہ حالت اور کیفیت مومنوں میں پیدا نہیں کر سکتا، کسی کے دل میں پیدا نہیں کر سکتا۔ پس یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہی جماعت وہ سچی جماعت ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس نے اس زمانہ میں اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔

جلسہ کے آخری دن عورتوں اور مردوں میں جو جذبات کا اظہار ہوا تھا وہ بھی پہلے سے بڑھ کر تھا اور بڑا جوش تھا۔ مجھے وہاں کسی احمدی نے کہا کہ اس دفعہ کا تعلق مجھے کچھ اور طرح سے نظر آ رہا ہے اور واقعی اس کی یہ بات ٹھیک تھی۔ ایک جرمن احمدی سے مَیں نے پوچھا کہ اس دفعہ گزشتہ جلسوں کی نسبت تمہیں کوئی فرق محسوس ہوا ہے؟ تو فوری ردّعمل اس کا یہ تھا اور اس کا جواب تھا کہ منصب خلافت کا فہم وادراک اور ایک خاص تعلق زیادہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ یہ عمومی طور پر ہر جگہ نظر آتا ہے اور کہنے لگا کہ مَیں خود بھی یہ محسوس کرتا ہوں۔ خلافت جوبلی کی تیاریوں، مضامین، جن کی تیاری کے لئے خلافت کے مضمون کو بہت سارے لوگوں کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کا موقع ملا اور پھر اس حوالے سے مختلف تربیتی فنکشنز بھی ہوئے تو ان سب باتوں نے اس طرف خاص توجہ اور تبدیلی پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا رہے اور ہر احمدی وہ مقام حاصل کرے جو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کا مقام ہے، جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے اور جس کی طرف توجہ دلانے کی خلافت احمدیہ ہمیشہ کوشش کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں''۔

(رسالہ الوصیّت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 307 مطبوعہ لندن)

پس یہ تقویٰ کا معیار حاصل کرنے کے لئے جو بھی کوشش کرتا رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام پائے گا، اس کے انعامات سے حصہ لینے والا ہوگا۔

اس دفعہ جرمنی میں خلافت کے حوالے سے ایک تصویری نمائش کا بھی انہوں نے اہتمام کیا۔ وہ بھی ان کی اچھی کوشش تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر جرمنی کا جلسہ سالانہ بھی خاص برکات لئے ہوئے تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والے کارکنان اور کارکنات کو جزا دے۔ ان سب کو اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھائے اور وہ تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں اور اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔

اس کے بعد مَیں آج کل کے بعض حالات کی وجہ سے ایک دعا کی درخواست بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آج کل ہندوستان کے بعض علاقوں میں احمدیت کی مخالفت نے بڑا زور پکڑا ہوا ہے۔ خلافت جوبلی کے حوالے سے حیدرآباد دکن انڈیا میں جو ہمارے جلسے ہو رہے تھے ان میں مخالفین نے بڑا شور مچایا۔ تیاریوں کے ابتدائی مراحل میں جلوس اور توڑ پھوڑ کی۔ آخر انتظامیہ بے بس ہو گئی اور بعض جگہ جلسے نہیں ہو سکے۔

اور پھر گزشتہ دنوں سہارنپور میں احمدیوں کے گھروں پر حملے کئے گئے، احمدیوں کو مارا گیا، سامان کی توڑ پھوڑ کی گئی، گھروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور یہ سب کام کوئی اور نہیں کر رہا، یہ نہیں کہ ہندو اکثریت کا علاقہ ہے تو ہندو ہی ظلم کر رہے ہوں بلکہ خدا اور اسلام کے نام پر یہ ظلم یہ نام نہاد مسلمان کر رہے ہیں اور یہاں بھی مُلّاں ہی ہے جو اس کو ہوا دے رہا ہے۔ مقامی لوگ شامل نہیں ہوتے۔ باہر سے مُلّاں آ جاتے ہیں۔ بعض احمدیوں کو جیسا کہ مَیں نے کہا بڑی بری طرح مارا پیٹا گیا۔ زخمی ہیں۔ ہسپتال میں پڑے ہیں اور یہ سب نو مبائعین ہیں۔ زیادہ پرانے احمدی بھی نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام کے تمام مضبوط ایمان والے ہیں۔ اس بات پر قائم ہیں کہ جس مسیح و مہدی کو ہم نے قبول کیا ہے وہ وہی ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ یہ تمام احمدی اس وقت تو وہاں سے نکال لئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ ہیں۔ قادیان میں ہیں اور کچھ ہسپتال میں داخل ہیں لیکن ان کے گھروں اور مالوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

ظالموں نے تو یہ ظلم اس لئے کیا تھا کہ نئے احمدی ہیں خوفزدہ ہو کر احمدیت چھوڑ دیں گے لیکن اس ظلم کی وجہ سے اگر کسی گھر میں باپ احمدی ہے اور باقی گھر والے نہیں تو اپنے باپ پر ظلم دیکھ کر اور اس کے ایمان میں اس ظلم کی وجہ سے مزید پختگی دیکھ کر جو باقی گھر والے تھے، جو بالغ اولاد تھی انہوں نے بھی اعلان کر دیا کہ ہم احمدی ہیں۔ اس شہر میں آٹھ دس گھر احمدی تھے اور اس مار دھاڑ کی وجہ سے تو دس پندرہ اور بیعتیں ہو گئیں۔ ان مُلّانوں کا کیونکہ اپنا ایمان سطحی ہے بلکہ دکھاوے کا ہے اس لئے احمدیوں کو بھی وہ اسی نظر سے دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اب احمدیت قبول کرنے کے بعد وہی لوگ جو اِن میں سے آئے ہیں لیکن نیک فطرت اور سعید فطرت تھے ان کی حالتوں میں کیا انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے بعض اور علاقے ہیں جہاں مسلم اکثریت ہے، وہاں بھی احمدیوں پر ظلم کی خبریں آ رہی ہیں۔

اسی طرح آج کل پاکستان میں بھی نئے سرے سے احمدیوں کے خلاف فسادوں میں سرگرمی نظر آ رہی ہے۔ لاہور میں ہمارے ایک سنٹر میں پولیس نے کلمہ طیبہ اتارا ہے۔ اسی طرح کُنری میں گزشتہ دنوں ہماری مسجد میں پتھراؤ کیا گیا، نقصان پہنچایا گیا۔ اسی طرح احمدیوں کے گھروں پر پتھراؤ کیا گیا۔

اور ساری تکلیف ان کو یہ ہے کہ تمام تر مخالفت کے باوجود جماعت کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہر جگہ خلافت جوبلی کے حوالے سے جلسے اور پروگرام ہو رہے ہیں اور اس چیز نے ان کو بڑی تکلیف دی ہے اور ان کے خیال میں کہ ہم اپنے اپنے اختلافات میں بڑھ رہے ہیں اور احمدی اپنی ترقیات میں بڑھ رہے ہیں۔ کسی نے مجھے بتایا کہ گزشتہ دنوں جب خلافت جوبلی کے حوالے سے لاہور میں پروگرام ہو رہے تھے تو جماعت اسلامی کے ایک سیاسی لیڈر نے کہا کہ ان کے پروگرام نہیں ہونے دینے چاہئیں۔ اگر ان لوگوں نے خلافت جوبلی منالی تو پھر یہ لوگ تو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور ہماری حیثیت گلی کے کتّوں کی طرح ہو جائے گی۔ اب ہم نے تو ان کو گالی نہیں دی یہ تو اپنی حیثیت کا خود اظہار کر رہے ہیں کہ کیا ہو جائے گی۔

بہر حال ان مخالفین پر یہ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدم آگے بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ اور انہیں کوئی روک نہیں سکتا انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمہاری کیا حیثیت ہونی ہے؟ یہ تم اپنی ظاہری حالت دیکھ کر خود جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس نے کیا حیثیت کرنی ہے۔ تو ان مظلوم احمدیوں کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ظلم کے خاتمے کے دن جلد تر لائے اور قریب لائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309 مطبوعہ لندن)

پس احمدیوں کا تو اس بات پر ایمان اور مضبوط ہوتا ہے۔ ہمارے مخالفین بھی سن لیں کہ جب یہ نازک پودا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور کوئی حملہ بھی کامیاب نہیں ہونے دیا۔ آج اس پودے نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے درخت کی شکل اختیار کر لی ہے اور آج بھی یہ درخت اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے ہی اس کی حفاظت کرنی ہے۔ ان ابتلاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے بھی جماعت کامیاب گزری ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گزارے گا۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو کہ تمہارے نشان مٹا دیئے جائیں گے۔ اس لئے ہوش کرو اور اپنی تباہی اور بربادی کو آواز نہ دو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ دے۔

تصحیح

مورخہ ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۸ء شمارہ نمبر 37 (ضمیمہ) میں وصیت نمبر 17643 میں سہواً ابنت کی جگہ زوجہ شائع ہو گیا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ عطیۃ النور زوجہ عبدالرحیم ساجد کے بجائے عطیہ النور بنت عبدالرحیم ساجد پڑھیں۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

دَورِ اوّل کے خلفائے راشدین کے حالات

(از قلم: دوست محمد شاہد- ربوہ، مؤرخ احمدیت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر انکشاف ہوا کہ آپ کے وصال کے معاً بعد تیس برس تک خلافت راشدہ قائم رہے گی۔ وَالْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)۔ اِس بشارت کے مطابق جو چار خلفاء مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اُن کے مختصر حالات درج ذیل ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱) زندگی قبل از خلافت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے دو سال بعد (اندازاً ۵۷۱ء میں) پیدا ہوئے۔ آپ کو بچپن ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف رفاقت حاصل تھا۔

سفر شام میں تھے کہ واپسی پر رستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کا علم ہوا اور سُنتے ہی تصدیق کی۔ پھر مکہ پہنچے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ گواہ رہیں کہ مَیں آپ کا پہلا مصدّق ہوں۔ الغرض آپؓ نے کوئی نشان نہیں مانگا صرف چہرہ سے پہچان لیا کہ حضور ﷺ سچے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا نام صدیق ہوا۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۵ صفحہ ۲۴۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت خواجہ میر دردؒ اور حضرت شاہ رفیع الدینؒ نے بھی ''صدیق'' کی یہی تعریف لکھی ہے۔)

آنحضرت ﷺ جہاں جہاں خدا کا پیغام سنانے کے لئے تشریف لے جاتے آپ بھی ہمراہ ہوتے، بہت سے جلیل القدر صحابہ مکہ میں آپ کے اثر سے مسلمان ہوئے۔ کفارِ مکہ نے جن مسلمان غلاموں کو تکالیف پہنچائیں آپ نے انہیں خرید کر آزاد کرایا۔ خدا تعالیٰ نے ہجرت کے وقت آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیقِ سفر بنایا اور آپ صاحب النبی کہلائے۔ غارِ ثور میں پناہ گزین ہوئے تو ''ثانی اثنین'' کی خلعت عطا ہوئی اور انّ اللّٰہ مَعَنَا کے مصداق بنے۔ (سورہ توبہ آیت ۴۰)۔ ہر غزوہ میں دادِ شجاعت دی۔ ایک بار راہِ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کُل اثاثہ لے آئے اور عرض کیا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ علاوہ ازیں کئی دفعہ اپنا گھر بار نثار کیا حتی کہ سوئی تک گھر میں نہ رکھی۔ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ اُتری تو بہت روئے اور اپنی فراست سے یقین کر لیا کہ آنحضرت ﷺ کا وصال قریب ہے۔ آنحضرت ﷺ نے وفات سے حکم دیا کہ ابوبکرؓ کی کھڑکی کے سوا مسجد کی سب کھڑکیاں بند کی جاویں۔ پھر اپنی بجائے نماز پڑھانے کا ارشاد بھی آپ ہی کو دیا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات پر صحابہؓ مارے غم کے دیوانے ہو گئے۔ حضرت عمرہ کا تو فرطِ غم سے یہ حال ہوا کہ حضور ﷺ کو فوت شدہ سمجھنے والوں کے خلاف تلوار سونت لی۔ اُس وقت حضرت ابوبکرؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور ''وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ'' کی آیت پڑھی تو سب صحابہؓ نے آنحضرت اور آپؐ سے قبل تمام انبیاء کی وفات پر اجماع کیا۔ (طبقات کبیر جلد ۲ صفحہ ۵۴-۵۵)

(۲) عہد خلافت کے کارنامے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوتے ہی مسلیمہ کذّاب، طلیحہ اور اسود عنسی جیسے جھوٹے مدعیانِ نبوت اُٹھ کھڑے ہوئے۔ عرب قبائل میں ارتداد کی عام وبا پھیل گئی اور انہوں نے زکوٰۃ تک دینے سے انکار کر دیا۔ اِن حالات میں صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ لشکرِ اسامہؓ کی ملکِ شام کو روانگی ملتوی کر دی جائے اور پہلے مرتدین سے نمٹ لیا جائے مگر آپ نے فرمایا ''مَیں اُس جھنڈے کو کھول نہیں سکتا جسے رسول اللہؐ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے باندھا ہو۔'' یہ لشکر چالیس روز کے بعد فتح وظفر کے پرچم اڑاتا ہوا واپس آیا تو آپ نے غار تگرانِ ایمان (جھوٹے مدعیوں) کی سرکوبی کی طرف توجہ فرمائی۔ مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی اسلامی لشکر کے ہاتھوں قتل ہوئے اور طلیحہ نے توبہ کر لی۔ اِس طرح چند مہینوں کے اندر اندر پورا عرب پھر اسلام کے زیر نگیں آ گیا۔ اندرونی فتنے ختم ہوئے تو فارس و روم کی عظیم الشان سلطنتوں سے (جو اُس زمانہ کی سب سے بڑی طاقتیں تھیں) باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے کئی فتوحات دیں۔ آپؓ کے عہدِ خلافت کا ایک عظیم کارنامہ جمع قرآن ہے۔ کُل دو برس تین مہینے دس دن خلافت کی اور ۲۱/جمادی الاخریٰ (۲۲/اگست ۶۳۴ء) کو وصال پایا اور سیّد المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن کئے گئے۔

(۳) سیرت: بہت رقیق القلب، نہایت فریس، حد درجہ مضبوط دل اور فہم قرآن میں سب صحابہؓ سے بڑھ کر تھے۔ حضرت یوشع بن نون سے غایت درجہ مشابہت تھی۔

(۴) فضائل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ''۔ (کنوز الحقائق) حضرت ابوبکر اِس امّت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آپؓ اسلام کے آدمِ ثانی، انوارِ نبویؐ کے مظہر اوّل، امام الائمہ، فخرِ اسلام، فخر مرسلین، کتاب نبوت کا اجمالی نسخہ اور آیت استخلاف کے اصل اور اوّلین مصداق تھے۔ (سرّ الخلافہ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱) زندگی قبل از خلافت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کے بارہ سال بعد (قریباً ۵۸۲ء میں) پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ نے دُعا کی تھی اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ (نہج البلاغہ لابن ابی الحدید صفحہ ۳۵) کہ الٰہی اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ عزت دے۔ یہ دُعا حضرت عمرؓ کے حق میں معجزانہ طریق سے قبول ہوئی۔ آپ سخت مخالف تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ مشورۂ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوشِ اسلام دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتی اور اُن کا نام عزت سے لیتی ہیں۔ اور وہ عمرؓ جو ایک وقت آنحضرت ﷺ کو شہید کرنے کے لئے نکلے تھے دوسرے وقت اسلام کے لئے شہید ہوئے۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۷ صفحہ ۶۱، جلد ۲ صفحہ ۱۸۰، جلد ۳ صفحہ ۳۴۰)۔ آپؓ کے قبولِ اسلام کے بعد کعبہ میں نماز باجماعت کا آغاز ہوا۔ نبوت کے تیرھویں سال آپ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسئلہ خلافت کی گتھی بفضلہٖ تعالیٰ آپ کے دستِ تدبیر سے سلجھی۔ سب سے پہلے آپ ہی نے حضرت صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر ہمیشہ اُن کے سرگرم مشیر و معین رہے۔

(۲) عہد خلافت کے کارنامے: آپ کا زمانۂ خلافت فتوحات سے لبریز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کے خزانوں کی کنجیاں عالمِ کشف میں دیکھی تھیں۔ یہ کشف عہدِ فاروقی میں پورا ہوا۔ جبکہ عراق، ایران، شام، فلسطین اور مصر تک کے علاقے فتح ہو گئے اور ہر طرف اسلام کا ڈنکا بجنے لگا۔ انہی فتوحات کے دَوران یزدجرد کی بیٹی شہر بانو مال غنیمت میں آئیں اور حضرت عمرؓ نے امام حسین علیہ السلام کے حرم میں دیدیں جس سے سادات کے آئندہ خاندان کی بنیاد پڑی۔ (صافی شرح اصول کافی جزء سوم حصہ دوم صفحہ ۲۰۴-۲۰۵، کافی کلینی صفحہ ۱۸۹)۔ حضرت عمرؓ نے اپنے ساڑھے دس سالہ عہدِ خلافت میں بے شمار کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ مجلس شوریٰ قائم کی۔ مفتوح علاقوں کو متعدد صوبوں اور ضلعوں میں تقسیم کیا اور ان کی مردم شماری کرائی۔ قابلِ کاشت زمینوں کا بندوبست کیا۔ عدالت، پولیس، افتاء اور احتساب کے الگ الگ محکمے بنائے۔ بیت المال کے لئے عظیم الشان عمارت بنوائی اور تمام ملک کے محاصل کے آمد و خرچ کے حساب و کتاب کا مکمل انتظام کیا۔ متعدد نہریں کھدوائیں۔ کوفہ، بصرہ، موصل اور فسطاط جیسے شہر بسائے۔ کئی مسجدیں بنوائیں، فوج کا زبردست انتظام کیا۔ آپ کو رعایا کی خوشحالی کا بہت خیال تھا۔ راتوں کو گشت کر کے ان کے حالات کی تحقیقات کرتے اور سب کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں ہزاروں آدمی مسلمان ہوئے۔ ہر شہر میں تعلیم قرآن کے مدرسے کھلوائے اور قرآنی علوم کی بہت اشاعت کی۔ آخر ذی الحجہ ۲۳ھ میں بدھ کے دن ایک غلام ابولولوہ نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور یکم محرم ۲۴ھ (مطابق ۷/نومبر ۶۴۴ء) کو آپؓ نے انتقال کیا۔ (طبری حالات ۲۳ھ صفحہ ۲۷۲۶-۲۷۲۷) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

۳- سیرت: صاحب کشف و الہام تھے۔ ''یَا سَارِیَةَ الْجَبَلَ'' کا واقعہ اس پر شاہد ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۳۱)۔ بیت المال کی حفاظت کا بہت خیال رکھتے اور پیوند شدہ کپڑے زیبِ تن فرماتے۔ جلالِ الٰہی کے مظہر تھے۔ فطرت مزاج نبویؐ کے بہت قریب پائی تھی۔ چار احکام قرآنی کا آپؓ سے توارد ثابت ہے۔

فضائل: حدیث نبوت ہے ''لَوْلَمْ اُبْعَثْ فِیْکُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ'' (کنوز الحقائق نہج البلاغہ لابن حدید جلد ۳ صفحہ ۷۷) یعنی اگر مَیں مبعوث نہ ہوتا تو عمر مبعوث ہوتے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلّی طور پر گویا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا۔'' (ایام الصلح صفحہ ۵۳ طبع اوّل)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۱- زندگی قبل از خلافت: واقعہ فیل کے چھٹے سال پیدا ہوئے اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے ساتھ دعوتِ اسلام پر لبیک کہا اور سابقین اوّلین میں شمار ہوئے۔ قبولِ اسلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دو بار اپنی دامادی کے شرف سے نوازا۔ پہلے حضورؐ کی منجھلی صاحبزادی حضرت رقیہؓ سے آپ کا عقد ہوا۔ وہ فوت ہوئیں تو حضورؐ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت اُمِ کلثومؓ سے آپ کی شادی کر دی اور اسی لئے آپؓ ''ذوالنورین'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۸۔ شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید جلد ۲ صفحہ ۲۳۹) مسلمان کفارِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر حبشہ ہجرت کر گئے تو آپؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اپنی حرم سمیت حبشہ ہجرت کر گئے مگر جلد ہی مدینہ منورہ میں آ گئے جہاں دوسرے فدا کارانِ اسلام کی طرح آپ بھی (غزوۂ بدر کے سوا جس میں حضرت رقیہؓ کی بیماری کے باعث شرکت نہ فرما سکے) تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ ۶ھ-۶۲۸ء میں صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو مکہ والوں سے گفتگو کے لئے اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ مسلمانوں میں آپؓ کی شہادت کی خبر مشہور ہو گئی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے نیچے صحابہؓ سے بیعتِ رضوان لی اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر حضرت عثمانؓ کی طرف سے بیعت لی (مشکوٰۃ باب مناقب عثمانؓ)۔ ۹ھ میں غزوۂ تبوک پیش آیا تو آپؓ نے چھ سو اونٹ مع ساز و سامان کے حاضر کئے اور ایک ہزار دینار کی تھیلیاں رسول اکرم کی گود میں ڈال دیں جس پر حضورؐ نے دو بار ارشاد فرمایا ''مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ'' کہ آج کے بعد عثمان کا کوئی کام انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (احمد بن حنبل- مشکوٰۃ)۔ حضرت عثمانؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق خاص، کاتب وحی اور عشرہ مبشرہ میں سے وصالِ نبویؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مشیر خاص کی حیثیت سے اہم خدمات بجا لاتے رہے۔

(۲)**عہدِ خلافت کے کارنامے:** آپؓ کے زمانۂ خلافت میں اسلامی حکومت کی سرحدیں اَور زیادہ وسیع ہوگئیں۔ یزدگرشاہِ ایران مارا گیا اور خراسان، سیستان، افغانستان اور خوارزم سے لے کر سندھ تک مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ شمالی افریقہ کے علاقوں میں سے طرابلس، تونس، مراکش اور الجزائر وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمان یورپ کے کنارے تک پہنچ گئے۔ اس زمانہ میں حضرت امیر معاویہؓ نے ایسا زبردست بیڑا تیار کیا کہ قیصر روم کے پانسو جہازوں کے بیڑے کو شکست اُٹھانا پڑی۔ حضرت عثمانؓ نے بھی بہت سے رفاہِ عام کے کام کیے۔ پُل بنوائے، سڑکیں نکلوائیں، مسافر خانے تعمیر کرائے، مسجد نبوی کی توسیع کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے جمع شدہ قرآن کی نقلیں تمام ممالک میں بھیج دیں اور قرآن کے دوسرے غیر مستند نسخوں کو تلف کرادیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو وصیت فرمائی تھی۔ لَعَلَّ اللّٰہُ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ"۔ (ترمذی و ابن ماجہ مخلوطاً) یعنی اے عثمان! خدا تجھے ایک قمیص پہنائے گا مگر بعض منافق لوگ اُسے اُتارنا چاہیں گے لیکن تم اسے ہرگز نہ اُتارنا۔ اِس وصیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزلِ خلافت کے جس ناپاک فتنہ کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ آپؓ کے دَورِ خلافت کے آخر میں یمن کے ایک چالاک اور عیار یہودی عبداللہ بن سبا اور اس کے مفسد ساتھیوں کی طرف سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ان باغیوں اور فتنہ پردازوں نے نظامِ خلافت کا خاتمہ کر کے اسلام کو تباہ کر دینے کی نہایت شرمناک، خفیہ اور منظم سازش کی۔ مدینہ کا محاصرہ کرلیا۔ بیت المال لوٹا اور بالآخر حضرت عثمانؓ سے دستبرداری کا مطالبہ کر دیا مگر آپؓ نے فرمایا "لَا اَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِیْہُ اللّٰہُ"۔ یعنی مَیں اُس قبا کو ہرگز نہیں اُتاروں گا جو خدا نے مجھے پہنائی ہے۔ اور پھر اسی سالہ بوڑھے مگر باغیرت اور بہادر خلیفۂ برحق نے ان ظالموں کے ظلم کا شکار بن کر اپنی جان دے دی مگر اس مقدس قمیص کے دامن کو نہیں چھوڑا جو خدائے حکیم نے اس کے کندھوں پر ڈالی تھی۔ یہ دردناک حادثہ (جس کے بعد اسلامی فتوحات یکا یک رُک گئیں اور مسلمانوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی) ۱۸رذی الحجہ ۳۵ھ (۱۷رجون ۶۵۶ء) کو جمعہ کے دن عصر کے وقت پیش آیا۔ خلیفۂ رسول حضرت عثمانؓ کی نعش تین روز تک بے گور و کفن پڑی رہی۔ تیسرے روز مغرب و عشاء کے درمیان جنازہ اُٹھایا گیا۔ صرف سترہ آدمیوں نے (حضرت جبیرؓ بن مطعم یا حضرت زبیر کی امامت میں) نماز جنازہ پڑھی اور عروسِ خلافت جنت البقیع کے قریب حش کوکب میں رنگین کپڑوں میں دفن کیا گیا۔

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اسلام میں اختلافات کا آغاز از سیدنا المصلح الموعودؓ)

سیرت: نازونعمت میں پرورش پانے کے باوجود بہت نرم مزاج، بردبار، اور رحم مجسم تھے۔ ہر وقت خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتے۔ شرم و حیا اتنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپؓ کا لحاظ کرتے تھے۔ سرتاپا جُود و سخا تھے اور غنی کہلاتے تھے۔ طبیعت بہت سادہ پائی تھی اور حضرت سلیمانؑ کی طرح عمارتوں کا بہت شوق تھا۔

۴-**فضائل:** حدیث نبویؐ ہے: "عُثْمَانُ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ"۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بحوالہ کنوز الحقائق) کہ عثمان دنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کو ان برگزیدہ لوگوں میں سے قرار دیا ہے جو نہایت درجہ ایماندار، رشد و ہدایت سے معمور اور خاص طور پر موردِ افضالِ الٰہی ہوتے ہیں۔ (سرّ الخلافہ)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

۱-**زندگی قبل از خلافت:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی! بعثتِ نبویؐ سے دس سال پہلے پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے جب ہجرت کی تورات کے وقت آپؓ ہی کو اپنے بستر مبارک پر لٹایا تھا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "سرمہ چشم آریہ" کے حاشیہ صفحہ ۱۷ پر اِس واقعہ کا نہایت لطیف انداز میں ذکر فرمایا ہے۔) آپ بعد ازاں دو تین روز مکہ میں مقیم رہے۔ لوگوں کی امانتیں اُن کے سپرد فرمائیں اور پھر مدینہ تشریف لے آئے۔ ہجرت کے دوسرے سال آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا فخر حاصل ہوا اور حضورؐ کی پیاری اور چہیتی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراءؓ آپ کے ساتھ بیاہی گئیں۔ جن کے بطنِ مبارک سے حسنؓ و حسینؓ جیسے شبانِ اہلِ جنت کے سردار پیدا ہوئے۔ (مشکوٰۃ مناقب اہل البیت) حضرت علیؓ نے تمام غزوات خصوصاً غزوہ خیبر میں ذوالفقارِ حیدری کے حیرت انگیز جوہر دکھائے اور "فاتح خیبر" کہلائے۔ غزوۂ تبوک (۹ھ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آپ کو اپنے بعد اپنا نائب مقرر کیا اور فرمایا اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ کَھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّکَ لَسْتَ نَبِیًّا (طبقاتِ کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۵) کہ اے علی! کیا تو خوش نہیں کہ تُو مجھے ایسا ہی ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ہارون تھے مگر فرق یہ ہے کہ تُو میرے بعد نبی نہیں ہوگا۔ اسی سال مسلمانوں کے اہتمام سے پہلا حج ہوا تو آنحضرت نے حضرت ابوبکرؓ کو امیرِ حج بنا کر بھیجا اور حضرت علیؓ کو مشرکین کے عہدناموں کی تنسیخ کے اعلان عام کے لئے مکہ روانہ فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپؓ کاتب وحی اور منشی فرامین تھے۔ حدیبیہ کا مشہور صلح نامہ آپؓ ہی کے قلم سے لکھا گیا تھا۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے یمن میں آپؓ کو قاضی مقرر فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو آپ کی طرف سے بیعت کرنے میں کچھ توقف اور تردّد ہوا، مگر "کچھ دنوں کے بعد" خود چل کر حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں گئے اور بیعت کرلی اور پھر نہایت اخلاص اور پختگی اور مومنانہ شان سے اپنے عہد بیعت پر قائم رہے (منار الہدیٰ مؤلفہ شیخ علی البحرانی صفحہ ۳۷۳، شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید جلد ۲ صفحہ ۵۸۶-۵۷۷)۔ حضرت عمرؓ کے مجوزہ اصحابِ شوریٰ میں بھی آپؓ شامل تھے۔ سفرِ بیت المقدس میں حضرت عمرؓ نے آپ کو اپنا قائم مقام منتخب فرمایا۔ نیز فرمایا کرتے تھے کہ ہم میں سے مقدمات کا بہتر فیصلہ کرنے والے جناب علیؓ ہیں۔

حضرت علیؓ اور خلفاء ثلاثہ یا اہل بیت اور صحابہ میں کشمکش کی مبالغہ آمیز روایات نے حقیقت پر دبیزی پردے ڈال دیئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی کو خلفاء ثلاثہ سے اتنی محبت اور شیفتگی تھی کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کا نام جو کربلا میں شہید ہوئے بطور تبرّک و تفاؤل ابوبکر، عمر اور عثمان رکھا۔ (ترجمہ اردو جلاء العیون جلد دوم صفحہ ۴۸۰ طبع سوم مصنفہ "خاتم المحدثین اخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ)

حضرت علیؓ کا واضح مسلک تھا کہ شوریٰ کا حق مہاجرین و انصار کو حاصل ہے اور چونکہ خلفاء ثلاثہ کی خلافت پر ان کا اجماع ہوگیا اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی اُن کے انتخاب پر سندِ خوشنودی جاری فرمادی ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ ۱۸۹)۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے آخری دَور میں عبداللہ بن سبا نے دراصل اپنی خفیہ پارٹی کی بنیاد اس نظریہ پر رکھی تھی کہ حضرت علیؓ وصی رسول تھے مگر مسلمانوں نے اپنے نبی کی وصیت کو پسِ پشت ڈال کر خلافت دوسروں کو سپرد کر دی اس لئے حضرت عثمانؓ کو معزول کر کے اصل حقدار علیؓ کو یہ حق دلوانا ضروری ہے۔ (البدایہ النہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۷ بحوالہ تاریخ ملت حصہ دوم صفحہ ۲۶۵)

عجیب بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو قبل از وقت یہ بتا دیا تھا کہ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کے بارہ میں غالیانہ عقیدہ اختراع کر لیا ہے اسی طرح بعض فرقے آپ کے بارے میں بھی غلو کی راہ اختیار کریں گے۔ (اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۲۸) یہی وجہ ہے کہ یہ سبائی لوگ جب نیا مذہب ایجاد کر کے حضرت علیؓ سے ذوالمروہ و ذوخشب مقام پر ملے اور آپؓ سے عہدۂ خلافت قبول کرنے کی درخواست کی تو آپ نے ان کی سختی سے مخالفت کی اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ڈیرہ لگانے والے باغیوں کا ذکر کر کے اُن پر لعنت فرمائی تھی پس تم واپس چلے جاؤ (طبری مطبوعہ لندن صفحہ ۲۹۵۲)۔ اِس فتنہ کو فرو کرنے میں جن صحابہؓ نے مساعی جمیلہ کیں ان میں آپ سرِ فہرست تھے۔

(اسلام میں اختلافات کا آغاز)

۲-عہد خلافت کے المناک واقعات: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد لوگ آپ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپؓ نے کمال بے نفسی سے فرمایا کہ میرے علاوہ کسی اَور کو خلافت کا بوجھ اُٹھانے کے لئے تلاش کرو۔ مَیں امیر کی بجائے وزیر کی حیثیت سے خدمت اسلام کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ مگر آخر لوگوں کے اصرار پر یہ بارِ امانت آپؓ کو مجبوراً اُٹھانا پڑا۔

حضرت علیؓ بندوں کے لئے حجۃ اللہ، اپنے زمانہ کے لوگوں سے افضل اور ظلمت کدوں کے لئے اللہ کا نُور تھے لیکن آپؓ کے زمانہ میں امن کے بعد خوف کا دَور دَورہ ہوگیا اور ہر نیا دن ایک نئے فتنے کا پیش خیمہ ثابت ہوا اس لئے آپ پہلے خلفاء کی طرف اشاعتِ دین اور کفر شکنی نہ کر سکے اور لوگ اطاعت و فرمانبرداری کی بجائے جور و ظلم پر آمادہ اور آپؓ کی راہ میں سنگِ گراں بنے رہے۔

بایں ہمہ تاریخ کی متفقہ شہادت ہے کہ آپ اُن تمام اندرونی فتنوں کے خلاف جو پسِ پردہ سبائی تحریک کے اُٹھائے ہوئے تھے یا بعض صحابہ کی دیانتدارانہ رائے اور غلط فہمی کے نتیجہ میں تھے آخر دم تک شمشیر برہنہ بنے رہے اور کسی سے خوف کھا کر اُس منشاء الٰہی میں جو اُنہوں نے سمجھا ذرا بھی فرق نہیں آنے دیا۔ (خلافتِ راشدہ صفحہ ۱۸۷۔ لیکچر سیدنا المصلح الموعودؓ)۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "وَالْحَقُّ اَنَّ الْحَقَّ کَانَ مَعَ الْمُرْتَضٰی وَمَنْ قَاتَلَہٗ فِیْ وَقْتِہٖ فَبَغٰی وَطَغٰی" (سرّ الخلافہ صفحہ ۳۰) یعنی حق بات یہی ہے کہ حق حضرت علی المرتضٰیؓ کے ساتھ تھا اور جس نے بھی آپ کے وقت میں آپؓ سے جنگ کی وہ باغی اور طاغی تھا۔ (جنگ جمل و صفین کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ ملت حصہ دوم از قاضی زین الدین میرٹھی صفحہ ۳۱۳ تا ۳۸۴)۔ حضرت علی مقامِ خلافت کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے ۲۷ رمضان ۴۰ھ (۴ رفروری ۶۶۱ء) کو شہید ہو گئے۔ حضرت امام حسنؓ نے آپؓ کے انتقال پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ آپ کا ٹھیک اُسی رات انتقال ہوا ہے جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رُوح آسمان پر اُٹھائی گئی یعنی ۲۷ رمضان (طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۶)

۳-سیرت: آپؓ جامع فضائل، نہایت سخی، بے مثال بہادر، اپنے زمانہ میں بہترین خُلق رکھنے والے اور نہایت صابر و شاکر اور نیک و صالح بزرگ تھے۔ آپؓ کے قول و فعل میں منافقانہ رنگ یا تضاد ہرگز نہیں تھا۔ تمام خواہشوں اور ارادوں سے دستبردار ہو کر ہر کام میں مرضی مولا کو مقدم کرلیا تھا۔ ایک بار عین میدان جنگ میں ایک نامی گرامی کافر پہلوان پر قابو پالیا مگر اُس کے تھوکنے پر اُسے چھوڑ دیا۔

۴-فضائل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ (تفسیر صافی زیر سورۃ احزاب صفحہ ۱۰۵) کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علیؓ! آپ خاتم الاولیاء ہیں۔" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرّ الخلافہ میں آپؓ کے بہت سے مناقب لکھے ہیں اور آپؓ کو "اسد اللہ الغالب" اور "مظہر العجائب" سے موسوم فرمایا ہے۔ نیز الہامی شہادت دی ہے کہ "افاضۂ انوارِ الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ حاشیہ طبع اوّل)

☆☆☆☆☆

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

امریکہ سے کینیڈا کے لئے خصوصی چارٹرڈ طیارہ کے ذریعہ روانگی۔ ٹورانٹو میں آمد اور فقید المثال استقبال

جماعت احمدیہ پیشگوئیوں کے مطابق معرض وجود میں آئی۔ اس کا کام محبت، امن اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔
اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی تلوار کا استعمال نہیں کیا گیا۔ اسلام تو ایسا حسین مذہب ہے کہ اپنے مخالفوں سے بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم صرف اسی مذہب کو جانتے ہیں جو محبت اور پیار کا مذہب ہے۔

——————(استقبالیہ تقریب میں اسلام کی تعلیم امن اور محبت سے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

ہلٹن ہوٹل (سکاربرو) میں استقبالیہ تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز، مختلف سفارتخانوں کے نمائندے، پروفیسرز، ٹیچرز، ججز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے پونے آٹھ صد سے زائد مہمانوں کی شرکت۔ حضرت امیر المومنین کو خوش آمدید اور جماعت کے متعلق نیک خیالات کا اظہار۔ مانٹریال سے جلسہ سالانہ پر آنے والے سائیکل سواروں کی حضور انور سے ملاقات۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسز۔ تقریب آمین۔ معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ۔ اجتماعی ملاقاتیں۔ ہزاروں احباب وخواتین نے اپنے پیارے امام کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

24/جون 2008ء بروز منگل:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ واشنگٹن اور اس سے ملحقہ جماعتوں سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی۔ مرد اور خواتین مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ان عشاق کے پاس تشریف لے آئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے ان عشاق کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس بھی تشریف لے گئے اور ان کی نظمیں سنیں۔ حضور انور نے دس سے پندرہ منٹ اپنے ان محبین کے پاس قیام فرمایا اور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے ہر ایک کے پاس سے گزرے۔ جدائی کے لمحات تھے اور ماحول بڑا پُرسوز تھا۔ سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ گیت پیش کرنے والی بچیاں بھی اب خاموش ہو گئی تھیں اور رو رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔

ائرپورٹ کے لئے روانگی

آٹھ بجے کے قریب قافلہ واشنگٹن کے انٹرنیشنل Dulles ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ پہنچے اور ائرپورٹ کے Jet Center کے پرائیویٹ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جماعت احمدیہ امریکہ نے واشنگٹن سے ٹورانٹو (کینیڈا) تک کے سفر کے لئے Continental ایئرلائن کے ایک چارٹرڈ جہاز کا انتظام کیا تھا۔ اس جہاز میں پچاس سیٹیں تھیں۔ یہ جہاز لاؤنج کے سامنے چند قدم پر پارک کیا گیا تھا۔

امیگریشن اتھارٹی نے ایئر کانٹی نینٹل کے سٹاف کو اس بات کی اتھارٹی دی تھی کہ وہ خود اپنے لاؤنج میں ہی امیگریشن کرلیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی اور سارے قافلہ کی امیگریشن کی کارروائی صرف دس منٹ میں مکمل ہو گئی۔ امیگریشن افسر نے پاسپورٹس میں رکھے ہوئے Exit Card لے لئے اور اپنے سسٹم میں Enter کر لئے۔ سامان کی وین (Van) سیدھی جہاز کے پاس چلی گئی اور وین سے سامان نکال کر جہاز میں رکھ دیا گیا۔ کسی قسم کی کوئی چیکنگ نہیں ہوئی۔

امیر صاحب امریکہ بعض دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان احباب کے ساتھ تشریف فرما رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ حضور انور کے خدام باری باری حضور انور کے قریب آتے اور تصاویر بنواتے۔

جہاز کا کیپٹن اور فرسٹ آفیسر حضور انور سے ملنے کے لئے جہاز سے اتر کر لاؤنج میں آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

ایئر کانٹی نینٹل کے جنرل مینجر اور ڈیوٹی مینجر نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

اس جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 27 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے، منعم نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے، وسیم ملک صاحب نائب امیر یو ایس اے، مسعود ملک صاحب جنرل سیکرٹری مع اہلیہ، وسیم حیدر صاحب افسر جلسہ سالانہ، چوہدری نصیر احمد صاحب، خرم فواد صاحب، احمدیہ مرکزی ویب سائٹ یو ایس اے کے دو نمائندے پیر حبیب الرحمٰن صاحب اور اعجاز خان صاحب شامل تھے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے دو نمائندے نسیم ملک صاحب نائب امیر کینیڈا اور شفقت محمود صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے امریکہ پہنچے تھے۔ یہ دونوں نمائندے بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔

خلافت فلائٹ

جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا اس پر صد سالہ خلافت جوبلی کا لوگو (Logo) بنا ہوا تھا اور ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر تھی۔ بورڈنگ کارڈ کے اوپر لکھا ہوا تھا "Khilafat Flight" اور ایک حصہ پر Ahmadiyya Muslim Community لکھا ہوا تھا اور نچلے حصہ میں "Khilafat Centenary Celebration" کے الفاظ درج تھے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ حضور انور کی ائرپورٹ پر آمد اور جہاز پر سوار ہونے تک کے لمحہ لمحہ کو MTA نے ریکارڈ کیا۔ سوا دس بجے جہاز واشنگٹن کے انٹرنیشنل Dulles ایئرپورٹ سے ٹورانٹو (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوا۔

مکرم منعم نعیم صاحب (نائب امیر یو ایس اے) Continental ایئرلائن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔

جہاز کے سٹاف کا اعلان

جہاز کی روانگی کے بعد مکرم منعم نعیم صاحب نے جہاز کے سٹاف کی طرف سے یہ اعلان کیا۔

"خاکسار منعم نعیم پیارے آقا اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں السلام علیکم اور خوش آمدید کہتا ہے۔ ہم اس وقت پیارے آقا کے ہمراہ "خلافت احمدیہ" کی فلائٹ 2008ء پر ٹورانٹو کی جانب رواں دواں ہیں۔ یہ فلائٹ کانٹی نینٹل ایئرلائن کی چارٹرڈ ڈویژن کی جانب سے چلائی جارہی ہے۔ آپ اس وقت برازیلین کمپنی Embrey کے تیار کردہ جہاز E.R.J پر سفر کر رہے ہیں۔ اس طرح کے 250 جہاز کانٹی نینٹل ایئرلائن کے Fleet میں ہیں۔ اس کے علاوہ 350 بڑے جہاز جن میں بوئنگ 777، بوئنگ 767، بوئنگ 757 اور بوئنگ 737 کے ماڈل ہمارے Fleet میں شامل ہیں۔ کانٹی نینٹل ایئرلائن اس وقت دنیا کی چوتھی بڑی ایئرلائن ہے۔

ہم انشاء اللہ یہ تاریخی سفر جسے ہم ساری زندگی یاد رکھیں گے ڈیڑھ گھنٹے میں طے کریں گے۔ اس فلائٹ میں عموماً صرف ڈرنک (مشروبات) پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن آج خصوصی طور پر تیار کردہ Snack پیش کئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جہاز میں سفر کرنے والے ممبران کے بورڈنگ کارڈز پر دستخط فرمائے۔ جہاز کے اندر مسلسل کیمرے چل رہے تھے اور تصویریں بنائی جارہی تھیں۔

ٹورانٹو میں آمد

سوا گھنٹے کے سفر کے بعد ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ جہاز ٹورانٹو (کینیڈا) کے Pearson انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا اور ٹیکسی کرتا ہوا Land Mark ایوی ایشن کی پرائیویٹ لاؤنج کے سامنے آکر پارک ہوا۔

پروٹوکول انتظام کے تحت امیگریشن افسر لاؤنج میں ہی موجود تھے۔ جب جہاز لاؤنج کے سامنے آکر رکا تو امیگریشن افسر جہاز کے اندر آگئے اور کہنے لگے آپ کی سہولت اور آسانی کے لئے جہاز کے اندر ہی پاسپورٹس پر Stamp لگا دیتا ہوں۔ چنانچہ امیگریشن کی کارروائی قریباً دس منٹ میں مکمل ہو گئی۔

کینیڈا میں فقید المثال استقبال

سب سے پہلے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب، نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مربی انچارج، خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب

امیر، جنرل سیکرٹری صاحب، صدر صاحب خدام الاحمدیہ کینیڈا، افسر صاحب جلسہ سالانہ کینیڈا، صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا، امیر صاحب کینیڈا کی اہلیہ اور سید طارق احمد شاہ صاحب مع فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔
مرکزی نمائندگان میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ اور مکرم شجر فاروقی صاحب سیکرٹری AMJ لندن جو ان دنوں کینیڈا میں موجود ہیں نے جہاز کی سیڑھیوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔
اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاؤنج میں تشریف لے آئے اور مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید اور امیر صاحب کینیڈا سے گفتگو فرمائی اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جماعت کی طرف سے سامان کے حصول کے لئے آنے والی Van جہاز کے دروازہ کے قریب کھڑی کردی گئی اور جہاز سے سامان نکال کر سیدھا وین کے اندر رکھا گیا۔ خصوصی انتظامات کی وجہ سے کوئی کسٹم اور کوئی چیکنگ نہیں ہوئی۔ فیڈرل ممبر پارلیمنٹ آنریبل جم Karygiannis بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے لاؤنج میں پہنچے تھے۔
گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے جماعت کینیڈا کے مرکز مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوئے۔ جب قافلہ کی گاڑیاں یارک ریجن (York Region) جس میں یہ مسجد واقع ہے داخل ہوئیں تو اس ریجن کی پولیس کاروں نے قافلہ کو Escort کرنا شروع کیا۔
مسجد اور ملحقہ احمدی آبادی دارالامن (Peace Village) کو اس بستی کے مکینوں نے اپنے محبوب امام کے استقبال کے لئے دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا۔ مختلف راستوں پر آرائشی گیٹ بنائے گئے تھے اور ان پر دعائیہ کلمات درج تھے۔
بیت الاسلام مشن ہاؤس اور Peace Village کی مختلف سڑکوں پر احباب، خواتین اور بچے بچیاں صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور کی آمد کے وقت ان کی تعداد 7 ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ ہر طرف سے خوشی و مسرت سے معمور چہرے اپنے پیارے آقا کے مبارک چہرہ پر پہلی نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھے۔

مشن ہاؤس میں والہانہ استقبال

بارہ بج کر بیس منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ Jane Street سے احمدیہ ایونیو میں داخل ہوا تو حضور انور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ اس بستی کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور ہر طرف سے اھلاً وسھلاً و مرحبا اور السلام علیکم کی آوازیں آرہی تھیں۔
حضور انور احمدیہ ایونیو کے آغاز میں ہی گاڑی سے نیچے اتر آئے اور پیدل چلنا شروع کیا اور احباب جماعت کے سلام اور والہانہ نعروں کا ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیا۔ مختلف راستوں پر احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا جو حضور انور کے دیدار کے لئے بیتاب ... حضور انور نے ان تمام راستوں سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام اور نعروں کا جواب دیا۔
حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی MTA Canada کی طرف سے انٹرنیٹ کے ذریعہ حضور انور کے استقبال کی Live Transmission نشر ہوئی۔
احمدیہ ایونیو کی جنوبی جانب مختلف جگہوں پر کھڑے بچوں کے گروپس کورس کی شکل میں استقبالیہ گیت گا رہے تھے۔ حضور انور سامنے سے گزرتے ہوئے دارالامن کی سڑک (Mosque Gate) پر پہنچ کر دائیں ہاتھ مڑے تو ہزاروں احمدی خواتین اور رنگ برنگے لباسوں میں ملبوس بچیوں کو اپنا منتظر پایا۔ وہ رومال ہلا ہلا کر اور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے جھنڈے لہرا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔
حضور انور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے ہمراہ ان ہزاروں خواتین کی طرف گئے اور سب کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کو شرف زیارت بخشا۔ اس دوران خواتین نعرے بلند کر رہی تھیں اور بچیاں مترنم آواز میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔
حضور انور کے استقبال کے لئے ٹورانٹو اور نواحی علاقہ جسے گریٹر ٹورانٹو ایریا (GTA) کہا جاتا ہے کی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں کیلگری، وینکوور، ونڈسر، سینٹ کیتھرین، مونٹریال، ہملٹن، آٹووا اور سسکاٹون سے بھی احباب جماعت کثیر تعداد میں آئے تھے۔
خواتین کے استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الاسلام کے غربی جانب تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا، مبلغین کرام کینیڈا، صدران جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور کے منتظر تھے۔ ایک طرف جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے بڑے پُرجوش اور ولولہ انگیز نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے طلباء جامعہ احمدیہ کے پاس کھڑے رہے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان سب طلباء جامعہ اور جماعتی عہدیداران کو السلام علیکم کہا اور آگے تشریف لے گئے جہاں افریقن احمدی نوجوان اپنے روایتی انداز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ورد کر رہے تھے اور حمدیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور ان کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے ان کے پاس کھڑے رہے۔
اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دارالامن (Peace Villge)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام مسجد بیت الاسلام سے ملحقہ آبادی ''احمدیہ دارالامن'' (Ahmadiyya Peace Village) میں جماعت کی رہائش گاہ میں ہے۔ اس امن کی بستی میں 400 سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام جماعت کے خلفاء اور بزرگوں کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ، ظفر اللہ خاں کریسنٹ، احمدیہ ایونیو وغیرہ۔
دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد بیت الاسلام' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقاتیں

شام چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ درج ذیل سات جماعتوں کے مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔
Ahmadiyya Abode of -1 Rexdale -3 North York -2 Peace Weston -5 Toronto Central -4 Weston North -6 Islington -Weston South -7.
ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 2700 تھی، مرد احباب ایک قطار میں باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس تشریف لاتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے، تصویر بنواتے، حضور انور بڑے بچوں کو قلم اور کم عمر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ مرد احباب کی ملاقات کے بعد خواتین کی ملاقات شروع ہوئی۔
خواتین بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس سے گزرتیں، حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں اور اپنے لئے اور بچوں کے لئے اور مختلف پیش آمدہ مسائل کے لئے دعا کی درخواست کرتیں۔ حضور انور تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو چاکلیٹ دیتے۔
ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے 'مسجد بیت الاسلام' میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ قریباً چار ہزار سے زائد مرد و خواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔
مسجد بیت الاسلام، مشن ہاؤس، حضور انور ایدہ اللہ کی رہائشگاہ اور احمدیہ پیس ولیج (Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں اور یہ امن کی بستی رات کو بھی اتنی روشن دکھائی دیتی ہے کہ دن کا گمان ہوتا ہے اور چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور پھر اس بستی کے مکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بابرکت قیام سے جو خوشی و مسرت اور لطف و سرور اور تسکین قلب حاصل کر رہے ہیں وہ ناقابل بیان ہے۔

25/جون 2008ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔
ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی

استقبالیہ تقریب: آج جماعت احمدیہ کینیڈا نے صدسالہ خلافت جوبلی کے ایک پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ٹورانٹو کے علاقہ سکاربرو میں واقع Hilton Hotel میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔
پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اس تقریب میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں آمد سے قبل ایک بہت بڑی تعداد میں مہمان تشریف لا چکے تھے۔ اس تقریب کے آغاز سے قبل ایک علیحدہ ہال میں بعض اہم شخصیات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً نصف گھنٹہ ان مہمانوں کے پاس موجود رہے۔ مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے، اپنا تعارف کرواتے اور حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر اتاری جارہی تھیں اور MTA کی ٹیم ریکارڈنگ کر رہی تھی۔
آج کی اس اہم تقریب میں سات صد پچھتر (775) سے زائد مہمان شامل ہوئے جن میں صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ، صوبائی اسمبلی کے 18 ممبران پارلیمنٹ، پانچ صوبائی وزراء، ایک ہاؤس لیڈر، ایک سابقہ ممبر پارلیمنٹ، فیڈرل پارلیمنٹ کے 19 ممبران جن میں ایک وزیر مملکت اور سات سابقہ وزراء شامل تھے، چار میئر حضرات، دس لوکل کونسلرز، دو سابقہ میئرز، ہندوستان کے سات ڈپلومیٹس، امریکہ، پانامہ، فرانس، چین، ایکواڈور، تائیوان، جاپان اور تھائی لینڈ کی ایمبیسیز کے ڈپلومیٹس، دو پولیس چیفس، پچیس پولیس آفیسرز، مختلف مذاہب کے تیس سربراہان، پچیس پروفیسرز، تیس ٹیچرز، آٹھ ججز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معزز مہمان شامل تھے۔
سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اس بڑے ہال میں تشریف لائے جہاں اس تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔
سٹیج پر حضور انور کے دائیں جانب Hon. Dalton Mcguinty صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ اور بائیں جانب Hon. Jason Kenny فیڈرل منسٹر جو اس تقریب میں وزیر اعظم کینیڈا کے نمائندہ کی حیثیت

الیس اللہ بکاف عبدہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

سے آئے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ .Hon Jim Karygiannis ممبر فیڈرل پارلیمنٹ بیٹھے ہوئے تھے۔

پروگرام کے مطابق پہلے ڈنر Serve کیا گیا۔ جس کے بعد سوا آٹھ بجے تقریب کے دوسرے حصہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے پیش کی اور بعدازاں اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے آج کی تقریب اور حضور انور اور جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد سٹیج پر تشریف فرما مہمانوں کو اپنے ایڈریسز پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

معزز مہمانوں کے خطابات

سب سے پہلے Hon. Jim Karygiannis نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف فیڈرل ممبر پارلیمنٹ ہیں اور سکاربرو کے علاقہ سے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اس وقت وہ پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ یہ جماعت میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا بھائی قرار دیا ہوا تھا۔ یہ احمدیوں اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے کافی فعال ہیں۔

جم کیری گیانس نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ پر ظلم کئے جارہے ہیں۔ انہوں نے احمدیوں کا بہا ہوا خون خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جب انہوں نے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ ایک گاؤں میں احمدیوں کو نماز کے دوران شہید کیا گیا تھا۔ آج انڈونیشیا کا بھی یہی حال ہے کہ وہاں بھی حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ پاکستان کے میڈیکل سٹوڈنٹس کو احمدی ہونے کی بنا پر تعلیم حاصل کرنے سے روکا جارہا ہے اور ان کا مستقبل تاریک کیا جارہا ہے۔ مَیں آج آپ سب خواتین و حضرات سے اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ آپ جہاں سے بھی پاکستانی اور انڈونیشین ایمبیسی کا ایڈریس حاصل کر سکتے ہوں، حاصل کریں اور ان کو ضرور لکھیں کہ ہم لوگ اس طرح کی حرکتیں برداشت نہیں کریں گے۔ آپ لوگ اگرچہ رواداری پر یقین رکھتے ہیں اور اس کا پرچار کرتے ہیں تاہم ہمیں اپنی آواز ذرا اور بلند کرنا ہوگی تاکہ یہ لوگ سن سکیں۔

اس کے بعد Hon. Jason Kenny نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف وزیراعظم کینیڈا .Hon Steven Harper کے نمائندہ کے طور پر ان کا پیغام لے کر آئے تھے۔ Jason Kenny 2006ء میں وزیراعظم کے پارلیمانی سیکرٹری مقرر کئے گئے تھے۔ آج کل وہ Multiculturism & Canadian Identity کے سیکرٹری آف سٹیٹ ہیں۔ انہوں نے اردو زبان میں اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ میں کیا۔ ہم خلیفہ مسرور احمد کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ وہ وزیراعظم کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ وہ خود بعض اور مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے جس کا انہیں افسوس ہے تاہم وہ 4 رجولائی کو کیلگری میں کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقع پر حاضر ہوں گے۔ انہوں نے پاکستان اور انڈونیشیا میں احمدیوں پر ہونے والے ناروا سلوک پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ احمدی میڈیکل سٹوڈنٹس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی حرکتیں ناقابل برداشت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم انڈونیشیا کی بھی مذمت کرتے ہیں اور یہ کہ مذہب کی پوری آزادی ہونی چاہئے اور اس پر ہمارا غیر متزلزل یقین ہے۔ ہم مذہبی اقلیتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

بعدازاں پریمئر آف اونٹاریو (صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ) Hon. Dalton McGuinty نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف کینیڈا میں سب سے زیادہ آبادی والے صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ انہوں نے حضور انور کے ساتھ ابھی بیٹھ کر کچھ وقت گزارا ہے۔ یہ میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔ حضور کے کام کے اوقات اور ٹائم ٹیبل سن کر مَیں تو دنگ رہ گیا کہ حضور اتنے معمور الاوقات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ احمدی افراد جماعت بہت محنتی ہیں اور ان کی وجہ سے ہمارا کلچر مضبوط سے مضبوط تر ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا مذہب بنیادی صداقت کو ایڈریس کرتا ہے۔ مذاہب سے بالاتر انسان کی مشترکہ اقدار اور انسانیت ہے۔ ہمیں اس پر نظر رکھ کر آپس میں محبت و اتحاد کے تعلقات بڑھانے چاہئیں نہ کہ تنگ نظر لوگوں کی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمیں ایک اور بنیادی بات کا درس دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کا احساس ہونا چاہئے اور ایک دوسرے سے محبت کے جذبات کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ اگر یہ بات حقیقت بن جائے تو دنیا کو ہر طرح کی افراتفری اور فتنہ وفساد سے نجات مل جائے۔ آخر میں موصوف نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضور کو بہت خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبالیہ سے خطاب

ان مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو تمام مہمان احتراماً کھڑے ہوگئے اور تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ حضور انور نے مہمانوں سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں سب سے پہلے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ویک ڈے (week Day) میں اپنے کام کا حرج کر کے مشقت اٹھا کر اپنے وعدہ کا پاس کرتے ہوئے اور جماعت کے ساتھ دلی تعلق نباہتے ہوئے آج یہاں تشریف لائے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ انسانی اور اخلاقی اقدار کو ماننے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں کی جماعت آج خلافت کے سوسال پورے ہونے پر خوشی منا رہی ہے۔ دراصل ہماری کمیونٹی اسلام کے اندر ایک ایسی کمیونٹی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کہلاتی ہے۔ یہ جماعت پیشگوئیوں کے مطابق معرض وجود میں آئی۔ اس کا کام محبت، امن اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ آج اسلام کا نام آتے ہی تشدد اور دہشت گردی کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ اور ایک ڈر اور خوف اس کے ساتھ وابستہ ہوتا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں آپ کا قصور نہیں ہے۔ قصور ان نام نہاد مسلمانوں کا ہے جو اسلام کو Exploit کر رہے ہیں۔ مسیح موعودؑ کے عظیم کام کی تکمیل اب خلافت نے کرنی ہے۔ جو محبت اور دلائل کے ذریعہ ہوگا۔ اسلام میں تشدد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی بھی تلوار کا استعمال نہیں کیا گیا۔ ایمان کا دارومدار دل پر ہے۔ تشدد سے دل کبھی بھی قائل نہیں کئے جاسکتے۔ مکہ کے مسلمان 13 سال تک تشدد سہتے رہے لیکن زبان سے اُف تک نہ کی۔ جب تلوار اٹھانے کی اجازت بھی ملی تو صرف اپنے دفاع کے لئے۔ سورۃ الحج کی آیت نمبر 40 اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّہُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِہِمْ لَقَدِیْرٌ (الحج: 40) اور اس سے اگلی آیت اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَہُمْ بِبَعْضٍ لَّہُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْہَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا (الحج: 41) کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے کبھی بھی زبردستی اسلام قبول کروانے کی تعلیم نہیں دی بلکہ دوسرے مذاہب کی آزادی اظہار کے حق کے لئے ان کا بھی دفاع کرنے کی تعلیم دی ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک یہودی مارا گیا۔ حضرت عمرؓ بہت فکرمند ہوئے۔ تمام مسلمانوں کو مسجد میں اکٹھا کر کے تفتیش کی۔ ایک مسلمان نے اقرار کیا تو اس کی بہت زجر و توبیخ کی اور اسے قتل ہونے والے کے عزیزوں کو خون بہا (دیت) ادا کرنے کا حکم دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام تو ایسا حسین مذہب ہے کہ اپنے مخالفوں سے بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم صرف اسی مذہب کو جانتے ہیں جو محبت اور پیار کا مذہب ہے۔ اسلام صرف اتنی اجازت دیتا ہے کہ تم اپنا دفاع کرلو۔ دفاع کے بعد زیادتی کی جانب راغب ہونے سے منع کیا ہے۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (البقرۃ: 191) کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں حکم ہے کہ قتال کے بعد بھی زیادتی نہیں کرنی۔

اسی طرح اسلام نے جنگ کے اصول مقرر فرمائے۔ عورتوں، بچوں اور لڑائی میں حصہ نہ لینے والوں، مذہبی لوگوں جیسے پادری یا ربائی وغیرہ کو جنگ میں نقصان پہنچانے سے سخت منع کیا۔ آج کل ہر طرف سے ان تعلیمات کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ ایک گروہ اگر خودکش حملے کر رہا ہے تو دوسرا گروہ بم برسا رہا ہے۔ دونوں جانب سے ہی بے گناہوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ انسان تباہی کے کنارے پر کھڑا ہے۔ تباہی کے ہتھیاروں میں مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی فوری صلح کرلو۔ جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَہَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ۔ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (الانفال: 62) میں ارشاد ہے اور جنگ کرنے کے بہانے نہ تراشو۔

حضور انور نے سورۃ الحجر کی آیت لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْہُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْہِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (الحجر: 89) کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جلب زر کے لئے جنگ کرنا اسلام نے کسی طرح بھی جائز نہیں رکھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے انصاف کی عملید میں دشمن دوست کی تفریق نہیں رکھی اور یہ کہ اسلام نے دشمن سے بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

رسول کریم ﷺ کا عمل اس پر شاہد ناطق ہے۔ بارش نہ ہونے کے باعث مکہ والوں نے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی تو آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی۔ ایک مسلمان ہونے والے سردار سے مکہ والوں کی بدتمیزی کی بنا پر اس سردار قبیلے کی طرف سے غلہ مکہ بھیجنے کا بائیکاٹ کیا گیا تو مکہ والوں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے اس قبیلہ والوں کو کہہ کر غلہ بھجوانے کا انتظام فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بنی نوع انسان سے بھی ہمدردی اور محبت تھی۔ آپؐ کسی کے دشمن نہیں تھے۔ آپ نے سب کے حقوق بغیر کسی امتیاز کے ادا کئے اور کروائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض خاص ایجنڈا رکھنے والے لوگ تشدد اور بنیاد پرستی جیسے امور کا ریفرنس بعض آیات قرآنی کی غلط تشریح کر کے پیش کرتے ہیں جو بالکل غلط طریق ہے اور سیاق وسباق کے بغیر یہ بات کی جاتی ہے جو اصل مفہوم سے کوسوں دور ہوتی ہے۔ مثلاً اسلام میں خودکشی مکمل حرام ہے۔ اگر جواز ہوتا تو پھر بھی انفرادی حکم نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہوتا اور وہی اس کا انتظام کرتی۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض افراد کے افعال شنیعہ کی وجہ سے آپ پورے مذہب کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں سکھایا ہے کہ خدا کو پہچاننے اور آپس میں محبت اور بھائی چارہ کو فروغ دینے سے ہی ارضی جنت کا حصول ممکن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ہندوستان میں برطانوی راج تھا۔ مذہبی لوگ برطانوی حکومت کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ تھا کہ گو یہ عیسائی حکومت ہے لیکن چونکہ یہ رعایا کے ساتھ احسان کا اور انصاف کا سلوک روا رکھتی ہے اس لئے ان کے خلاف بغاوت جائز نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے Queen Victoria کو اس کی جوبلی پر مبارکباد کا پیغام بھجوایا اور ایک کتاب بھی خاص اس موقعہ کے لئے تحریر کر کے ملکہ کو بھجوائی جس میں مختلف مذاہب کے درمیان بھائی چارہ کی ضرورت پر زور دیا۔

آپ علیہ السلام کا فتویٰ کسی خوف کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ قرآن کریم کی تعلیمات پر مبنی اور اس کی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام مذاہب کے مرسلین اور انبیاء کی عزت قائم کرتا ہے۔ دراصل وہ لوگ سماجی اور معاشرتی امن کو برباد کرتے ہیں جو آزادی تحریر و تقریر کے نام پر انبیاء کے خلاف زہر اگلتے ہیں اور ان کو ہر طرح کے گندے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ کی پہچان کروائیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔ ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہماری زبانی تعریف کی جائے ہمارا ماٹو تو یہ ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ اللہ کے خوف کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں کینیڈا کی گورنمنٹ کا از حد مشکور ہوں کہ وہ تمام مذاہب کا خیال رکھتے ہیں اور تمام مذاہب بڑے سکون سے یہاں رہ رہے ہیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق عمل پیرا ہیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کینیڈا کے بارہ میں فرمایا تھا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے یا ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔

آخر پر ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوتے ہی سارے مہمان کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک سارا ہال تالیوں سے گونجتا رہا۔

حضور انور کا خطاب بہت مؤثر اور بصیرت افروز تھا۔ ہر ایک کے دل پر اس نے گہرا اثر چھوڑا اور ہر ایک نے برملا اس کا اظہار کیا۔

مہمانوں سے مصافحہ

خطاب کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب

نے جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں خود آپ سب سے ملوں۔ حضور انور کے اس اعلان کے بعد تمام مہمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مہمانوں کا ایک تانتا بندھ گیا۔

حضور انور ہال سے باہر لابی میں تشریف لے گئے اور تمام مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مہمان خواتین بھی حضور کے پاس سے گزرتیں اور جھک کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتیں۔ ساتھ ساتھ تصاویر بن رہی تھیں۔ بہت سے مہمانوں نے حضور انور سے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

مہمانوں کے تأثرات

۞......مختلف مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے آج تک جہاد کی ایسی پُر معارف تشریح اور وضاحت نہیں سنی۔

۞......حضور انور کا خطاب بہت پُر اثر تھا اور معلومات سے بھرپور تھا۔ ۞......حضور نے ہمیں بہت اچھی تعلیم دی ہے۔ ۞......حضور کے خطاب نے ہمارے دلوں پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ ۞......ہمیں اور ہماری سوسائٹیز کو ایسے ایڈریس کی ضرورت تھی۔ ۞......ہمیں اس پروگرام سے بہت خوشی ہوئی۔ ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ۞......یہ ایک بہت اچھی شام ہے جو ہم نے گزاری ہے۔ ۞......آج کی شام ہمیں ہمیشہ یاد رہے گی۔ ۞......فیڈرل ممبر پارلیمنٹ جم کیری جیانس نے کہا کہ حضور میرا گھر آپ کا گھر ہے۔

ہر کسی نے اپنے اپنے رنگ میں اپنے جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں کو ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے حوالہ سے مختلف سوونیئرز پر مشتمل ایک گفٹ پیک دیا گیا۔

مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام رات دس بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Hilton ہوٹل سے رخصت ہو کر ساڑھے دس بجے مسجد بیت الاسلام پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پونے گیارہ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

26/جون 2008ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی اور نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

سائیکل سواروں سے ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے تو مانٹریال اور آٹوواہ سے آنے والے ان چار خدام اور ایک ناصر نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا جو 376 کلومیٹر کا سائیکل سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلے دن 110 کلومیٹر سفر طے کیا اور آخری دن 48 کلومیٹر کیا۔ مجموعی طور پر فی گھنٹہ اوسط 17 کلومیٹر رہی ہے کیونکہ راستہ میں بعض علاقے پہاڑی ہیں جس وجہ سے رفتار کم ہو جاتی تھی۔ ان خدام نے حضور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ بعد ازاں حضور انور رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق چھ بجے واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چلڈرن کلاس شروع ہوئی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کلاس میں تشریف لائے تو بچوں کا ایک گروپ کورس کی صورت میں نظم اھلاً وسھلاً و مرحبا پڑھ رہا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سلیمان قریشی نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم سرمد نوید نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

ہے شکر رب عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

پیش کیا اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جو بچے 15 سال سے اوپر ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے اپنے وقف فارم پُر کر دیئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ان کے نام سنٹرز میں بھیج دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو مبلغ بننا چاہتے ہیں اور جامعہ میں جانا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر جامعہ جانے والے بچوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور! آپ کتنے ممالک میں گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ کافی ممالک میں گیا ہوں ابھی دو ماہ پہلے افریقہ کے تین ممالک غانا، بینن اور نائیجیریا گیا تھا۔

ایک بچے نے سوال کیا آپ مختلف ممالک میں گئے ہیں آپ کو کیسے لگا۔ حضور انور نے فرمایا میں افریقہ میں غانا میں رہا ہوں۔ وہاں جا کر ایسا لگتا ہے کہ اپنے ملک میں رہ رہا ہوں۔ وہاں اچھے بچے ہیں، اچھے لوگ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے افریقہ کا جلسہ دیکھا ہے۔ ان کے بچوں کو شوق ہے۔ کئی بچے میری گاڑی کے ساتھ کئی میل دوڑتے رہے ہیں۔ ایک بچے کے سوال پر کہ آپ کینیڈا میں کیا پسند کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا آپ لوگ نماز نہ چھوڑیں، روزانہ قرآن کریم پڑھا کریں اور اس کی تلاوت کیا کریں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں، ترجمہ سیکھ کر پھر دیکھیں کہ اس میں کون کون سے حکم ہیں ان پر عمل کریں۔ دنیا کی طرف زیادہ نہ دیکھیں، جنہوں نے ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکیل بننا ہے یا کسی اور شعبہ میں جانا ہے تو ان لوگوں کو بھی دینی علم آنا چاہئے اور جو خواہشات ہیں وہ دنیاوی نہیں ہونی چاہئیں۔ صبر ہونا چاہئے اور قناعت کو اختیار کریں۔

اس سوال پر کہ کینیڈا کا دورہ کیسا لگ رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اچھا لگ رہا ہے، امید ہے جلسہ کا انتظام اچھا ہوگا۔

ایک بچے کے سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کو نہ امیر پسند ہے نہ غریب، نہ کالا نہ گورا، جو نیک اور متقی ہوگا وہ پسند ہے۔ مجھے بھی وہی پسند ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی پسند ہے۔ ہر جماعت نیکی میں بڑھنے والی ہو۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ مَیں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں، مجھے کوئی نصیحت کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ دیں۔

ایک بچے نے سوال کرنے سے قبل حضور انور کے قریب آ کر حضور انور کے گھٹنے کو ہاتھ لگایا اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نئی بدعتیں نہ ڈالیں۔ مَیں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم نیک بنو، تلاوت کرنے والے ہو، نمازیں پڑھنے والے ہو، قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے والے ہو اور تمہاری توجہ دین کی طرف ہو، دنیا کی طرف نہ ہو۔

ایک بچے کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ نماز وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ الارم لگا کر سویا کریں اور وقت پر بیدار ہوں۔ اگر کسی وجہ سے اٹھ نہیں سکے تو خواہ دیر سے اٹھیں لیکن نماز ضرور پڑھنی ہے۔

اس کلاس میں پانچ صد کی تعداد میں واقفین نو بچے شامل ہوئے اور سات سال سے کم عمر کے بچے اپنے والدین کے ساتھ مسجد کے اوپر والے حصہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پانچ صد بچوں کو اپنے دست مبارک سے تحائف عطا فرمائے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بنائی جا رہی تھیں۔ چھ بج کر پینتالیس منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقفین نو بچوں کی کلاس کے بعد واقفات نو بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ مسجد کے نچلے حصہ میں جو خواتین کے لئے مخصوص ہے شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب کلاس کے لئے تشریف لائے تو بچیوں کا ایک گروپ حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے نظم اھلاً وسھلاً و مرحبا پڑھ رہی تھیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ایک بچی نے نعتیہ کلام ''بدرگاہ ذی شان خیر الانام'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس وقت یہاں کل کتنی بچیاں ہیں۔ منتظمات نے حضور انور کو بتایا کہ چھ صد کے قریب ہیں اور سات سال سے کم عمر کی بچیوں کی تعداد اڑھائی صد کے قریب ہے، جو ان کے علاوہ ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ 15 سال سے اوپر کی بچیاں کتنی ہیں اور کیا وہ آئندہ وقف کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام واقفات نو بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ بچیوں کی یہ کلاس پونے آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام کے مردانہ حصہ میں تشریف لے آئے اور ''تقریب آمین'' شروع ہوئی۔ آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے بچوں اور بچیوں کی تعداد 190 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر بچے اور بچی سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی یہ تقریب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کے لئے تشریف لے گئے۔ افتتاحی تقریب کا اہتمام مسجد بیت الاسلام سے ملحقہ احاطہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض دوسرے پروگراموں پر زیادہ وقت صرف ہونے کی وجہ سے اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے دعا کر لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ باقاعدہ ڈیوٹیوں کا افتتاح عمل میں آیا۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ کی ڈیوٹی دینے والی کارکنات جمع تھیں۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم کہا اور شرف زیارت عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ کھانا پکانے کے لئے لنگر خانہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر لنگر خانہ کے تمام کارکنان نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور باری باری تینوں لنگر خانوں میں تشریف لے گئے اور آلو گوشت چیک کیا اور فرمایا دو لنگر خانوں میں سالن اچھا پکا ہوا ہے جبکہ ایک میں ابھی گوشت اور آلو پوری طرح پکے نہیں۔ کمی رہ گئی ہے۔ حضور انور نے اس لنگر خانہ کے منتظم کو ہدایت فرمائی کہ آہستہ آگ پر پکایا کریں۔

لنگر خانہ کے ایک کارکن نے درخواست کی کہ حضور انور اس کے لباس پر دستخط فرما دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کے لباس پر جو اس نے کھانا پکانے کے لئے اپنی قمیص کے اوپر پہنا ہوا تھا دستخط فرمائے۔

لنگر خانہ کے انچارج امتیاز حسین صاحب نے گزشتہ سالوں کی کوشش کے بعد دس خدام کو کھانا پکانے کی ٹریننگ دی ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ ہر نوجوان کو ایک ایک عدد کڑچھا تحفہ میں دیں اس کے لئے انہوں نے سپیشل کڑچھے تیار کروائے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست پر ان کڑچھوں پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔

لنگر خانہ کے منتظمین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج کتنے افراد کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ منتظمین نے بتایا کہ چھ ہزار افراد کے لئے ہے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ مرزا احسن احمد کے گھر تشریف لے گئے۔ پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت

بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام عظیم الشان تقاریب و جلسوں کا انعقاد

جماعت احمدیہ بریلی: نماز تہجد، نماز فجر، درس القرآن اور اجتماعی دُعا کے بعد ساڑھے دس بجے مشن میں دو بقروں کی قربانی کی گئیں۔ دوپہر تک تمام مہمانان کرام مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد سبھی مہمانان کرام کھانے وغیرہ سے فارغ ہوئے۔ ۴ بجے جلسہ کا آغاز کیا گیا۔ صدارت مکرم آس محمد صاحب صدر جماعت قادر آباد نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے دُعا کروائی۔ ساڑھے پانچ بجے سے سبھی مہمانانِ کرام کو حضور انور کا خطاب سنایا گیا بعد دُعا مٹھائی تقسیم کی گئی۔ کالونی کے سبھی گھروں میں بھی مٹھائی بھجوائی گئی۔ اس موقع پر تحائف مع جماعتی لٹریچر بریلی کے S.S.P صاحب، IG صاحب، IAS صاحب، دینک جاگرن کے آفس، امر اجالا کے آفس، میئر صاحب، اپنے علاقہ کے تھانہ انچارج کو دیئے گئے۔

قادر آباد: نماز تہجد، فجر اور درس القرآن کے بعد اجتماعی دُعا کروائی گئی۔ سات بجے تک گاؤں کے تمام لوگ ہندو، مسلمان جمع ہو گئے مکرم مولوی سردار صاحب نے خلافت جوبلی کے بارے میں مختصر تقریر کی اور بعد دُعا مٹھائی تقسیم کی۔ علاقہ کے تھانہ انچارج کو بھی مٹھائی بھجوائی گئی۔ جماعت احمدیہ قادر آباد کے اس پروگرام میں بچے، نوجوان، بوڑھے، عورتیں ملا کر تقریباً ۱۲۵۰ افراد شامل ہوئے۔ بعد پروگرام یہ لوگ بریلی مشن کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں خطاب حضور انور سننے کا انتظام تھا۔

اس کے علاوہ سرکل کی تین اور جماعتوں بھگونت نگر، سراطو اور چنکنا میں خلافت جوبلی کے پروگرام منعقد کیے گئے جو نہایت کامیاب ہوئے۔ (فرید احمد ناصر معلم سلسلہ بریلی)

سالی چوکہ (ایم پی): اس مبارک دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر، درس القرآن کے بعد دوپہر ۱۱ بجے احمدیہ میں باجماعت دُعا کے ساتھ احمدیہ مسجد کا افتتاح بھی کیا گیا۔ اس موقعہ پر تمام مذاہب کے رہنماؤں کو بلا کر خلافت جوبلی کے جلسہ کے ساتھ سرو دھرم سمیلن کرنے کا بھی پروگرام تھا جس کے لئے جبلپور، کٹنی، ہیر سرائے، گوٹے گاؤں، گاڈواڑا وغیرہ مقامات سے مسلم اور غیر مسلموں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس دن کے لئے خاص طور پر خلافت کے تعارف پر مبنی ہندی زبان میں دو پمفلٹ چھپوائے گئے۔ شام کو حضور کا روحانیت سے پر خطاب سنا اور اجتماعی دُعا میں شامل ہوئے۔ اس دن کے لئے خاص طور پر شجر کاری کا پروگرام بھی بنایا گیا تھا جو علاقہ میں بہت مشہور ہوا اس کے تحت پورے ماہ کم از کم ۵۰۰ درخت لگانے کا پروگرام تھا۔ اس سلسلہ میں D.M صاحب نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ عام مہمانوں نے جماعت کی شجر کاری کی تعریف کی۔

جلسہ سرب دھرم سمیلن: ٹھیک شام ساڑھے سات بجے مغرب و عشاء کے بعد سرو دھرم سمیلن زیر صدارت مکرم عباس علی صدر جماعت احمدیہ کریلیشر وع ہوا اور اس جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر مکرم D.K اپادھیائے جی ہندو مہاسبھا کے صدر و سابق D.S.P صاحب نے فرمائی۔ سٹیج میں اس کے علاوہ جماعت احمدیہ اتارسی کے صدر صاحب مکرم حفیظ احمد صاحب نیز مولوی محمد احمد صاحب، عیسائی مذہب کے نمائندہ مکرم فادر اینٹو جی، سیوا استھان سمیتی کے نمائندہ آر کے شرما، ہندو مذہب کے نمائندے مکرم جنولال بی پٹیل، لکھن لال جی، بودھ مذہب سے اومکار پرساد جی شاستری اور شجر کاری کمیٹی ''کدم سنستھا''، خاکسار نے تمام پروگرام کو پیش کیا اور تقریر کے درمیان میں جماعت احمدیہ، خلافت احمدیہ نیز اسلام کا تعارف پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام حاضرین خصوصی مہمانوں نے جماعت کی طرف سے کیے جارہے خدمت خلق نیز عالمی امن کی کوشش کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس علاقہ میں یہ پہلا موقعہ ہے جبکہ کوئی جماعت تمام مذاہب کو ایک سٹیج پر جمع کر کے انسانیت کی خدمت کے لئے لوگوں میں جوش بھر رہی ہے، راہ ہموار کر رہی ہے۔ تمام مہمانوں نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا اپنی تقاریر میں ذکر کیا اور جماعت احمدیہ عالمگیر و مسلمانوں کو مبارکباد کا تحفہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ بڑی خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ سالی چوکہ کے بعض مسلم دوست بھی تشریف لائے اور انہوں نے بھی بڑی تعریف کی اس کے علاوہ مسجد کے اوپر لاؤڈ اسپیکر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام میں ۵۰۰ سے زائد افراد موجود تھے۔ جلسہ کے پروگراموں میڈیا نے اچھی کوریج دی اور لگاتار چار دنوں تک اخباروں میں نیوز آتی رہی۔ اس طرح اللہ کے فضل سے تبلیغ کا ایک اہم راستہ ہموار ہو گیا اور ہزاروں لوگوں تک تبلیغ حق پہنچائی گئی۔ (پرویز عالم سرکل انچارج سالی چوکہ۔ ایم پی)

حیدر آباد (لجنہ اماء اللہ): الحمد للہ آج پورے تین ماہ بعد ہمارے شہر کے حالات کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سازگار بنا کر پھر سے ایک بار یہاں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا کی۔ ۲۴ راگست بروز اتوار احمدیہ جوبلی ہال میں محترمہ محمودہ رشید صاحبہ کی زیر صدارت اور محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی زیر نگرانی ہمارا یہ شاندار جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ اس پروگرام میں تلاوت عہد نامہ اور خلافت سے متعلق نظموں اور ترانوں کے علاوہ مختلف عنوانات پر پُر معارف اور معلوماتی تقاریر خلفائے راشدین اور خلفائے احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کی حاضری ۲۰۰ تھی اور ناصرات کی ۸۰ تھی۔ الحمد للہ تمام کاروائی پُر امن طریقے پر اختتام پذیر ہوئی۔ دُعا کے ساتھ صوبائی صدر آندھرا پردیش محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نے جلسہ کی برخاستگی کا اعلان کیا۔ (بشریٰ مبارکہ جنرل سیکرٹری)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر منعقدہ صوبائی جلسے

ڈائمنڈ ھاربر (کلکتہ): مورخہ ۱۳ اگست ۲۰۰۸ء کو ڈائمنڈ ہاربر میں صوبہ مغربی بنگال کا جلسہ صد سالہ جوبلی منعقد ہوا۔ جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے جلسہ سالانہ کی طرز پر مختلف شعبہ جات بنائے گئے۔ جلسے سے ایک روز قبل محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام نے تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا اور انتظامات کا جائزہ لیا جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے معلمین و مبلغین کرام کے علاوہ خدام اور انصار نے بھی بھرپور تعاون دیا۔ ۱۳ راگست کو نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس مکرم شہید اللہ صاحب ایم ایم نے دیا۔ ناشتہ کے بعد ساڑھے نو بجے محترم صوبائی امیر صاحب نے احمدیہ ریلیجز سٹڈی سنٹر کے باہر لوائے احمدیت لہرایا اور دُعا کروائی۔ بعد ازاں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے جلسہ خلافت جوبلی کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم ذوالفقار علی صاحب مبلغ سلسلہ نے اُس کا بنگلہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی مفیض الرحمٰن صاحب سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر نے نظم پیش کی۔ جلسے کی پہلی تقریر محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے بعنوان ''خلافت اور اُس کی برکات'' کی جبکہ مکرم مولوی محمد سیف الدین صاحب نے مختصراً اس کا بنگلہ ترجمہ کیا۔ دوسری تقریر مکرم مولوی امان علی صاحب مبلغ سلسلہ آسام نے بعنوان ''خلفاء احمدیت کی قبولیت دُعا کے واقعات'' کی۔ اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے ''خلافت احمدیہ اور نظام نو'' کے عنوان پر کی۔ جبکہ مکرم مولوی شیخ ذوالفقار علی محمود صاحب نے بنگلہ میں مختصر ترجمہ کیا۔ چوتھی تقریر محترم مولانا محمد سیف الدین صاحب سرکل انچارج بھیر بھوم نے بعنوان خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں بنگلہ زبان میں کی۔ پھر ایک بنگالی نظم کے بعد ''خلافت کی اہمیت'' کے عنوان پر خاکسار مقصود احمد بھٹی نے تقریر کی۔ چھٹی تقریر محترم مولوی ابو طاہر منڈل صاحب سرکل انچارج نے بعنوان ''خلافت احمدیہ کے مخالفین اور اُن کا انجام'' کے عنوان سے بزبان بنگلہ کی۔ اجلاس کی ساتویں تقریر محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر آسام و بنگال نے کی آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکت سے بنگال میں جماعتی ترقی کا ذکر فرمایا۔ آخر میں صدر اجلاس نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے خلافت کی برکات کا تذکرہ کیا۔ اجلاس کی کاروائی دُعا کے ساتھ اڑھائی بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اُس کے بعد حاضرین جلسہ نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ نماز ظہر و عصر ہال میں ہی باجماعت ادا کی گئی۔

امن کانفرنس: کانفرنس کا دوسرا اجلاس جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منایا گیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں امن عالم کے عنوان پر اپنے اپنے مذاہب کی تعلیمات کو پیش کرنا تھا۔ ٹھیک ساڑھے چار بجے بعد دوپہر Peace conference کا آغاز محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صدر اجلاس نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم نور احمد صاحب کارکن صوبائی دفتر نے کی۔ دوسری تقریر مکرم سید محمود صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے کی۔ عیسائی مذہب کی نمائندگی میں باٹا خانہ سیالدہ چرچ کے فادر شری سنیل روزاردو نے، ہندو مذہب کی نمائندگی میں سوامی شری آتما نندا مہاراج نے، راما کرشنا مت کے نمائندہ Prashanatana Nanda نے اور Presidency College کے نمائندہ پروفیسر ابھجیت بھٹا چاریہ نے تقاریر کیں۔ سب نے قیام امن اور مذہبی رواداری کی جماعتی کوششوں کی سراہنا کی۔ آزادی ہند کے فریڈم فائٹر شری پُرنیندو پرساد بھٹا چاریہ اور ڈاکٹر اربندیڈے President new life center نے بھی تقاریر کر کے جماعت کی طرف سے منعقد کیے جانے والے جلسہ کی سراہنا کی اور ایسی کوششوں پر مبارکباد دی۔

بعدہٗ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مذہبی رواداری اور پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم کے بارہ میں پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کے آخر میں محترم صدر اجلاس نے تمام مقررین کا شکریہ ادا کیا اور مختلف سیاسی اور مذہبی اعلیٰ شخصیات کی طرف سے موصولہ پیغامات حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنائے اور تمام مہمانوں اور مقررین کو خلافت جوبلی مونوگرام کے ساتھ تحفے پیش کئے گئے اور قرآن مجید بھی بطور تحفہ دیا گیا اور اختتامی دُعا کروائی یہ جلسہ رات ساڑھے سات بجے تک چلا۔ کئی اعلیٰ مذہبی اور سیاسی شخصیات جنہوں نے کانفرنس کے لئے اپنے پیغامات بھجوائے ان کے اسماء اس طرح ہیں: شری پریارنجن داس منشی ایم پی و صدر ویسٹ بنگال پردیش کانگرس، شری کشتی گوسوامی منسٹر (انچارج پبلک ورک)، شری نندا گوپال بھٹا چاریہ منسٹر واٹر سپلائی ویسٹ بنگال، پرائیویٹ سیکرٹری گورنر ویسٹ بنگال، شری رشی ہلدار ایم ایل اے ڈائمنڈ ہاربر۔

علاوہ ازیں اور سات اہم شخصیات نے بھی اپنے پیغامات ارسال کیے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جلسے کی کاروائی مقامی کیبل آپریٹر کے ذریعہ براہ راست جلسہ گاہ سے گھر گھر نشر کی گئی جس کو شہر کے ہزاروں افراد نے اپنے گھروں میں بیٹھ کر دیکھا اور سنا۔ علاوہ ازیں شہر کی مین سڑک پر دور دور تک بڑے بڑے لاؤڈ سپیکر لگائے گئے تھے جس کی وجہ سے بھی ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچا۔ اللہ اس جلسے کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

ہریانہ واتراکھنڈ کا صد سالہ خلافت جوبلی صوبائی جلسہ

الحمدللہ مورخہ ۱۳؍جولائی کو جیند میں صوبہ ہریانہ واتراکھنڈ کا جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ مرکزی نمائندگان کے طور پر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت، محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن قادیان، محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان تشریف لائے۔ اس کے علاوہ مرکز سے محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر بیت المال خرچ، محترم شعیب احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ خدام و انصار کے نمائندگان نے شرکت کی۔ جلسہ سے ایک روز قبل جیند مشن میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے پریس نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اگلے روز ہریانہ کے کثیر اخبارات میں جلسہ کے بارہ میں خبریں شائع ہوئیں۔ صوبائی جلسہ نئی اناج منڈی جیند میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز ٹھیک دو بجے محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ مولوی طاہر احمد طارق صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم مدثر احمد نے نظم سنائی۔ پہلی تقریر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے کی۔ آپ نے خلافت کی برکات اور خلافت کے ذریعہ جماعت کی ترقی کا تفصیلی ذکر کیا اور خلافت جوبلی کی غرض و غایت اور مقاصد کا بھی ذکر فرمایا: اس کے بعد علی الترتیب عیسائی مذہب کی نمائندگی میں کشمیر سنگھ اجنالہ صاحب، سکھ مذہب کی نمائندگی میں گیانی شیر سنگھ صاحب، ہندو مذہب کی نمائندگی میں سوامی سوریہ چند چیتن صاحب اور مذہب اسلام کی نمائندگی میں محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نے تقاریر کیں۔ درمیان میں ایک قومی ترانہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد سرکاری وسماجی نمائندگان نے بھی اپنے تاثرات پیش کئے۔ جن میں ڈاکٹر ستیش اگروال صاحب چیف میڈیکل آفیسر جیند، نرسنگ سیلوال، منجیت سنگھ دیا، شریمتی سیماں بردلی چیئر مین ضلع پریشد، بی بی کوشک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جیند، شری پورن چند آزاد سابق ایم ایل اے روہتک، ماسٹر بلونت سنگھ نارول، ڈاکٹر گجانند ورما، سورج بھان پاتلاں شامل ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر شیر علی بھٹی صاحب نے شکریہ احباب کیا۔

بعد ازاں صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے جماعت کی خدمات اور سب مذاہب کو آپسی بھائی چارہ کی تعلیم کو اور بالخصوص انسانیت کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر بی بی کوشک صاحب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جیند نے خون کا عطیہ دینے والے خدام میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے جن میں ۴۳ نوجوان شامل تھے۔ اس کے بعد نرسنگ سیلوال نے حصار و فتح آباد کے ان نوجوانوں میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے جنہوں نے ۲۷؍مارچ کو بورھیا کھیڑہ میں خون کا عطیہ دیا تھا۔

الحمدللہ اس جلسہ کی خبریں ہریانہ کے مختلف علاقہ کے اخبارات میں فوٹوز کے ساتھ شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ (ایوب علی خان مبلغ انچارج صوبہ ہریانہ)

جماعت احمدیہ دھلی : الحمدللہ مرکز قادیان سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ۳۱؍اگست بروز اتوار احاطہ دار التبلیغ دہلی میں جماعت احمدیہ دہلی کا صوبائی جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں دہلی اور مضافات دہلی کے علاوہ دور دراز سے بھی احباب شامل ہوئے۔ جن میں خصوصاً پنجاب، ہریانہ اور یوپی کی جماعتیں بڑی تعداد میں شامل ہوئیں۔ دار الامان قادیان سے ناظران، نائب ناظران، کارکنان ایم ٹی اے، جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ کا بھی ایک وفد اس جلسہ کی رونق کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ مقامی طور پر ہماری دعوت پر زیر تبلیغ وغیر احمدی اور غیر مسلم مرد و زن کی بھی ایک اچھی خاصی تعداد حاضر ہوئی۔ جملہ مہمانان کرام کے قیام و طعام کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ ہمارا یہ ایک روزہ پروگرام نماز تہجد اور دُعاؤں سے شروع ہو کر اجتماعی دُعاؤں سے ہی اختتام پذیر ہوا۔

یہ عظیم الشان جلسہ بعد نماز ظہر اڑھائی بجے مکرم و محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں مکرم مولوی ابو القاسم طورے صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ محترم مولوی سید عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ دہلی نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم ہاشم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے نظم پیش کی۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر ضرورتِ خلافت پر محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے ''منکرین خلافت کا انجام'' کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر بعنوان ''پیشوایان مذاہب کا احترام اور خلافت احمدیہ'' محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی ہوئی۔ چوتھی تقریر ''اسلامی خلافت کا نظام اور اس کی حقیقت اور ضرورت'' پر خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی کی ہوئی۔ ایک اور نظم کے بعد ہمارے اس جلسہ میں سادتھ دلی جانپور برہما کماری آشرم کی انچارج آشا بہن جی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور خلافت جوبلی کی مبارک باد دی۔ محترم داؤد احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے تمام حاضرین جلسہ اور مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے اپنی تقریر میں خاص طور پر خلافت کے زیر سایہ جماعت کی ترقی، خلافت احمدیہ سے وابستگی اور خلیفہ وقت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اور احترام کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ اسی طرح خلیفہ وقت کے لئے اور غلبہ احمدیت کے اس مبارک دن کے لئے دُعا کرتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو سعید روحوں کے لئے قبول حق کا باعث بنائے۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی)

ضروری اعلان

صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ سالانہ قادیان 2008ء میں غیر معمولی طور پر مہمانان کرام کی شرکت کے پیش نظر نظامت طبی امداد کو ہندوستان سے مندرجہ ذیل رضا کاران کی ضرورت ہے۔

۱۔ ڈاکٹر صاحبان (عام۔ الگ الگ طبی میدان کے ماہر۔ لیڈی ڈاکٹر۔)

۲۔ فارماسیسٹ۔ مرد ہو یا عورت۔ ۳۔ نرس مرد ہو یا عورت۔

۴۔ X-ray technition اور Lab اسسٹنٹ مرد ہو یا عورت۔

۵ عام مددگار یعنی پرچی وغیرہ بنانے والے۔

اس تعلق میں صوبائی امراء کرام کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں ڈاکٹر صاحبان اور دیگر مطلوب Paramedical staff سے رابطہ کر کے ان کے نام خدمت کیلئے بھجوادیں۔

قبل از وقت ایسے خدمت گاروں کی فہرست فراہم کرائیں تا کہ Duty sheet بنانے اور Planning کرنے میں آسانی ہو جائے۔ (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان)

ضروری اعلان

(بابت جلسہ سالانہ قادیان)

۱۔ جلسہ سالانہ قادیان کے پروگرام میں جو احباب بتقاضائے عمر یا کمر یا گھٹنوں کی تکلیف کے سبب کرسی کا استعمال کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام عمر اور لازمی تفصیل کے ساتھ صدر جماعت یا امیر جماعت کے توسط سے دفتر اصلاح وارشاد میں وسط نومبر تک بھجوادیں۔

۲۔ جو احباب اپنے بچوں کے نکاحوں کا اعلان جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقع پر کروانا چاہتے ہوں وہ نکاح فارم بعد تکمیل آخر نومبر تک دفتر اصلاح وارشاد میں بھجوادیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 16

خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔'' (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱ تا ۲۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں احمدی بنتے ہوئے یہ سب نظارے اور ترقیات دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے وعدے اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبوی ؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17856 مَیں عاشق حسین معلم ولد مکرم محمد یوسف گنائی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　　العبد: عاشق حسین　　گواہ : جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر:17857 مَیں رئیس احمد شیخ ولد مکرم محمد رفیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جنوری 08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　　العبد: رئیس احمد شیخ　　گواہ : جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر:17858 مَیں ثابت بی احمد ولد مکرم ایم بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی شفیق احمد　　العبد: ثابت بی احمد　　گواہ : ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:17859 مَیں وائی نجاد ولد مکرم یونس کنجو صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی شفیق احمد　　العبد: وائی نجاد　　گواہ : ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:17860 مَیں منوج مصلح ولد مکرم اے کو مصلح صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی شفیق احمد　　العبد: منوج مصلح　　گواہ : ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:17861 مَیں سی ایچ شتل احمد ولد مکرم ایم حبیب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی شفیق احمد　　العبد: سی ایچ شتل احمد　　گواہ : ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:17862 مَیں پی اے محمد شریف ولد مکرم پی عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کوکلون صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 28.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ چاوا کاڈ میں بیس سینٹ زمین رہائشی مکان پر مشتمل مشترکہ جائیداد موجود ہے اس میں والدہ اور دو بہن اور پانچ بھائی حصہ دار ہیں اس میں سے جو کچھ ملے گا اس کی اطلاع دفتر کو کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے ناصر احمد　　العبد: پی اے محمد شریف　　گواہ : ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:17863 مَیں شہناز اختر زوجہ مکرم محمد رفیع صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 1.12.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ: حق مہر گیارہ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ سونے کا زیور 300 روپے اور زیور چاندی 500 روپے کا ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت دسمبر تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد رفیع　　الامۃ: شہناز اختر　　گواہ : وسیم احمد ماجد

وصیت نمبر:17864 مَیں محمد رفیع ولد مکرم محمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: بھینی بانگر میں ایک مکان ہے جس کی قیمت اندازاً ساڑھے تین لاکھ روپے ہے مکان چار مرلہ زمین پر ہے۔ خسرہ نمبر 251 ہے۔ قرض لیکر مکان تعمیر کیا ہے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے قرض ادا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4194 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وسیم احمد ماجد　　العبد : محمد رفیع　　گواہ : محمد اکبر طاہر

وصیت نمبر:17865 مَیں وجیہہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد حیدر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر داکراہ آج مورخہ 9.12.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: لاکٹ ایک عدد ساڑھے پانچ گرام۔ بالیاں ایک جوڑی دو گرام۔ ہر دو کی قیمت 4000 روپے۔ زیور نقرئی: پازیب چاندی ایک جوڑی قیمت 200 روپے۔ ایک عدد انگوٹھی قیمت 40 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بشارت احمد حیدر　　الامۃ : وجیہہ بشارت　　گواہ : رفیع احمد نسیم

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 30th October 2008 | Issue No. 44

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو فضلوں کی بارش برسائی ہے وہ اللہ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ برسنے والی بارش ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت میں نظام خلافت کو قائم فرمایا ہے

مسجد مبارک فرانس اور مسجد خدیجہ برلن (جرمنی) کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پر مشتمل بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی اولاد کی آمین پر کہا گیا ایک طویل منظوم کلام ہے جس میں اللہ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر ہے اور اس کے ہر بند کے آخر پر فسبحان الذی اخزی الاعادی فرمایا گیا ہے یعنی پاک ہے جس نے میرے دشمنوں کو پکڑا اور ان کو ذلیل اور رسوا کیا۔ اسی میں ایک شعر ہے کہ

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو فضلوں کی بارش برسائی ہے وہ اللہ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ برسنے والی بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ آج آپ کی وفات کے سو سال بعد بھی اپنے فضلوں سے جماعت کو نواز رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ نوازتا رہے گا اور یہ جماعت ہمیشہ خدا کے فضلوں کی منادی کرتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اس یقین پر قائم فرما گئے ہیں کہ یہ فضل انشاء اللہ اپنے آخری نتیجہ تک پہنچیں گے۔ ہاں راستے کی روکیں آتی رہیں گی جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دور فرماتا رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کاموں کو کمال تک پہنچانا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت میں نظام خلافت کو قائم فرمایا ہے تاکہ آپ کے کاموں کی تکمیل ہو اور جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا رکھ کر وحدت پیدا کرے اور تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنی رہے اور اللہ کے فضلوں کی منادی بنی رہے۔

فرمایا: جماعت کی ترقی جو ہم ہر آن دیکھتے ہیں، کسی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ ہم نے یہ یہ قربانیاں دیں اور یہ اسکیمیں بنائیں تو یہ مقاصد حاصل ہوئے۔ یہ سب ترقیات جو باوجود مخالفت کے حاصل ہو رہی ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور وعدوں کے مطابق ہے اس میں کسی انسان کی کوشش کا دخل نہیں ہے اور جب تک ہم ایک ہو کر خدا کے شکر گزار بندے بنے رہیں گے یہ ترقی ہمیں نظر آتی رہے گی۔ فرمایا: گزشتہ دو ہفتوں میں جو میرے سفر کے تھے، خدا کے فضلوں کی جو بارش ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق دی ہے اس کا ذکر کرتا ہوں۔

سب سے پہلے فرانس میں پیرس کے قریب جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ یہ فرانس کی پہلی مسجد ہے جو جماعت کو تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں یہاں ایک جگہ خریدی گئی تھی جس میں ایک گھر تھا اسی کے ایک ہال کو نمازیں پڑھنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ اس وقت اس علاقے میں جماعت کی مخالفت کی بھی ایک رو چلی تھی کیونکہ مسلمانوں کا تأثر غلط تھا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اس وقت کے میئر ہمارے اس ہال میں جہاں نمازیں پڑھی جاتی تھیں جوتوں سمیت آگئے اور بہت برا بھلا کہا۔ یہ جماعت کے لئے بہت تکلیف دہ تھا لیکن صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۰۰۴ء میں ایک اور گھر خریدا گیا اور پھر ۲۰۰۶ء میں ایک اور گھر خریدنے کی توفیق ملی۔ یہیں پر ایک جگہ ہے جہاں اب جماعت نے مسجد بنائی ہے۔ جس میں مسجد کے علاوہ گیسٹ ہاؤس، مبلغ کا گھر، فنکشن ہال وغیرہ موجود ہیں اور وہی میئر جو اس وقت غیظ وغضب کی حالت میں آئے تھے بہت پیار اور محبت سے مسجد کے افتتاح میں شامل ہوئے اور اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیا کہ میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ جماعت ایسی ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس سے کوئی خطرہ نہیں بلکہ ان کا دنیا کو عبادت کی طرف بلانا، دنیا میں امن قائم کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔ فرمایا: میں نے امیر صاحب فرانس سے کہا تھا کہ اس مسجد کے بننے کے بعد اب آپ کے لئے تبلیغ کے لئے میدان کھل گئے ہیں۔ اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں اس مسجد کی تعمیر کے حوالے سے جماعت کے تعارف پر مشتمل خبریں اور مضامین شائع ہوئے اور سب نے ہی جماعت کے کردار اور اس کے Love for all hatred for none کے ماٹو کی خوب تشہیر کی۔ یہ سب اس خدا کی وجہ سے ہے جو وقت آنے پر اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ فرانس کے National Tv پر پہلی بار جمعہ کے روز خبروں میں خطبہ کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔ TV24 وہاں کا ایک چینل ہے اس نے بھی افتتاح کی تقریب دکھائی اور اس کے بعد ڈاکیومینٹری پروگرام پیش کیا۔ یہ چینل دنیا کے پانچوں براعظموں میں دیکھا جاتا ہے اس نے چار مرتبہ یہ پروگرام نشر کیا۔ دو مرتبہ انگریزی میں ایک مرتبہ فرنچ اور ایک مرتبہ عربی میں۔ فرمایا: ہمارے پاس تو یہ ذرائع نہیں تھے کہ اتنی کوریج کراتے اگر ہوتے بھی اس طرح نہیں کر سکتے تھے۔ یہی خبریں پھر افریقہ اور ماریشس کے ٹی وی چینلوں میں بھی دکھائی گئیں اور ایک جرمن اسکالر نے جو افتتاح کے موقعہ پر آئے تھے یہاں تک کہا کہ اگر جرمن والوں نے مسلمان ہونا ہے تو وہ احمدی مسلمان ہوں۔

فرانس کے بعد ہالینڈ کا جلسہ تھا اور وہاں سے پھر ہماری برلن کو روانگی ہوئی۔ برلن مسجد کا افتتاح بہت اہمیت کا حامل تھا۔ علاقے کے مخالفین جو غلط خیال رکھتے تھے ان کی وجہ سے جرمنی کے امیر صاحب اور انتظامیہ بڑی پریشان تھی۔ انتظامیہ نے احمدیوں کو پابند کر دیا کہ جن کو دعوت نامہ دیا گیا ہے وہی آئیں دوسرے لوگ نہ آئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمادیا کہ بائیں بازو کی پارٹی جس نے جلوس نکالنے کا اعلان کیا تھا بعد میں یہ اعلان کر دیا کہ ہم جماعت کے خلاف جلوس نہیں نکالیں گے۔ فرمایا: ایک دم جو یہ کایا پلٹی ہے اس کو اللہ کے فضل کے سوائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ غیر مسلم شرفاء جن میں جرمنی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر اور کئی سفارتکار شامل تھے افتتاح کے موقع پر حاضر ہوئے اور انہوں نے جماعت کے بارے میں بہت عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔

فرمایا: آخر پر میں نے اسلام کی امن پسند تعلیم کو ان کے سامنے پیش کیا جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ لوگ بہت متاثر ہوئے۔ الحمدللہ کہ یہاں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تبلیغ کے نئے میدان کھل گئے ہیں۔ دنیا بھر کے ۱۶ ممالک کے ۱۳۸ اخبارات نے مسجد خدیجہ برلن کے افتتاح کی خبروں اور جماعتی تعارف پر مشتمل مضامین کو شائع کیا۔ حضور نے فرمایا: عربوں کے بعض چینل نے حقائق کو توڑ مروڑ کر غلط رنگ میں خبر پیش کی لیکن بہر حال انہوں نے مسجد کی تعمیر کا ذکر کیا۔ فرمایا: یہ بھی عجیب بات ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب برلن میں مسجد بننے لگی تھی تو ایک مصری تنظیم نے مخالفت کی تھی اور آج بھی بعض عرب چینل اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کے افتتاح کے بعد (جو ۱۷؍اکتوبر بروز جمعہ ہوا) کثیر تعداد میں لوگ اس کی زیارت کے لئے آرہے ہیں چنانچہ ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں ہی ۱۹۰۰ افراد آئے۔

فرمایا: اگلے دن ہفتہ کے روز بیلجئم جانے کا پروگرام تھا جہاں انصار اللہ کا اجتماع تھا وہاں سے پھر اسی دن واپسی ہوئی اور وہاں سے جلدی آنے کی وجہ یہ تھی کہ مسجد فضل لندن کے علاقے کے ایم پی صاحب نے خلافت جوبلی کے حوالے سے پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک ریسیپشن کا اہتمام کیا ہوا تھا اور پارلیمنٹ ہاؤس میں یہ تقریب منعقد ہونے کی وجہ سے کافی تعداد میں ایم پی صاحبان شریک ہوئے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی امن پسند تعلیم کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ وہیں پارلیمنٹ ہاؤس میں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ فرمایا: وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے کیا کوئی کسی کا پروردہ اس کو اس طرح اسلام کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ فرمایا: آج بھی مسلمانوں کی بقا اسی میں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو سنیں اور مانیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ و دانستہ بند کرتے ہیں تو کریں۔ سچائی کو ان سے کیا نقصان! لیکن وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حملہ پر حملہ کروں گا یہاں تک کہ میں تیری سچائی دلوں میں بٹھادوں گا۔ پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اس کو سولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف ایک مکار اور کذاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اس کی عظمت دلوں میں پیدا ہوگئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو میں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کریگا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں